﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 28 اپریل 2017ء | یکم شعبان 1438 ہجری قمری ❁ 28 شہادت 1396 ہجری شمسی | شمارہ 17

پردہ پوشی کی اہمیت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب الستر علی المسلم حدیث نمبر 4247)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا تذکرہ

❁۔۔۔’’اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ اس چیز کو نہ بدلیں جو اُن کے نفسوں میں ہے۔ ❁۔۔۔وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں لے گا۔ ❁۔۔۔اگر مجھے تیری عزّت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو مَیں ہلاک کر دیتا۔ ❁۔۔۔میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔ ❁۔۔۔خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے۔ ❁۔۔۔ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔ (اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’امن است در مکانِ محبت سرائے ما‘‘) ❁۔۔۔’’بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی‘‘۔ (اصل الہام اردو میں ہے۔) ❁۔۔۔اُس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دُھواں نازل ہوگا۔ ❁۔۔۔اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ ❁۔۔۔مَیں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزّت دُوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ ❁۔۔۔وہ اِرادہ کریں گے جو میرا کام ناتمام رہے۔ ❁۔۔۔اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ ❁۔۔۔مَیں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دُوں گا۔ ❁۔۔۔ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دو اور عضو ہیں یعنی ان کو سلامت رکھوں گا۔ ❁۔۔۔جوانی کے نور تیری طرف عود کریں گے۔ ❁۔۔۔تُو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ❁۔۔۔ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ ❁۔۔۔ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔ ❁۔۔۔خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔ ❁۔۔۔وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ❁۔۔۔اے معترض کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔ ❁۔۔۔اور یہ تو تمام برکت محمد ﷺ سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ ❁۔۔۔’’خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔‘‘ (اصل الہام اردو زبان میں ہے۔) ❁۔۔۔میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔ ❁۔۔۔’’تیرے لئے میرا نام چمکا۔‘‘ (اصل الہام اردو زبان میں ہے۔) ❁۔۔۔اور ’’روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔‘‘ (اصل الہام اردو زبان میں ہے۔) ❁۔۔۔پس آج نظر تیری تیز ہے۔ ❁۔۔۔خدا تیری عمر دراز کرے گا۔ ❁۔۔۔اسّی برس یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ ❁۔۔۔(اردو الہام) مَیں تجھے بہت برکت دُوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ ❁۔۔۔(اردو الہام) ’’تیرے لئے میرا نام چمکا۔‘‘ ❁۔۔۔میں تجھے ان نشانات کے علاوہ جو میں تجھے دکھا چکا ہوں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا۔ ❁۔۔۔خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور اُن کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی تلوار تیرے آگے کھنچی ہوئی ہے (اے دشمن)۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ ❁۔۔۔اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دِکھلا۔ ❁۔۔۔تُو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ ❁۔۔۔اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ ❁۔۔۔اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔ ❁۔۔۔اے دشمن تُو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے۔ ❁۔۔۔زلزلہ آیا اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ ❁۔۔۔خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف لوگوں میں شائع کر دے گا۔ ❁۔۔۔اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ ❁۔۔۔مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ ❁۔۔۔(فارسی الہام) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔ (اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’دستِ تو دعائے تو ترحم زِ خدا‘‘۔) ❁۔۔۔زلزلہ کا دھکا۔ جس سے ایک حصہ عمارت کا مٹ جائے گا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مٹ جائیں گی۔ ❁۔۔۔اس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔ ❁۔۔۔’’پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔‘‘ ❁۔۔۔’’پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔‘‘ ❁۔۔۔(بہار جب دوبارہ آئے گی تو پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ پھر بہار جب بارسوم آئے گی تو اس وقت اطمینان کے دن آجائیں گے اور اسوقت تک خدا کئی نشان ظاہر کرے گا۔) ❁۔۔۔اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کر دے۔ ❁۔۔۔خدا نمونۂ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کر دے گا۔ تب تُو ایک عجیب مدد دیکھے گا۔ ❁۔۔۔اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر کہ ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی مَیں تجھے شناخت نہیں کرتی تھی۔ ❁۔۔۔اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے‘‘۔

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 203 تا 208۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 اپریل 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ زینب خان بنت مکرم مبارک احمد خان صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم سعید احمد رفیق مبلغ سلسلہ، مربی سلسلہ ابن مکرم رفیق احمد صاحب جرمنی کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ سعید احمد مُون مربی سلسلہ ہیں اور یہ دونوں فریق اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی وفا کے ساتھ خلافت سے اپنا تعلق رکھنے والے ہیں۔ عزیزہ جرمنی میں ایک دفعہ اپنے والدین کے ساتھ مجھے ملنے آئیں اور رشتہ کی بات ہوئی تو وہیں میں نے ان کو یہ رشتہ تجویز کیا اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے وہیں کہا کہ ٹھیک ہے، ہم Consider کریں گے۔ اور چند دن میں ہی آپس میں دونوں کے رابطے ہوئے۔ دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ طے ہو گیا۔ کسی کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوا بلکہ حقیقت میں تو یہ کہنا چاہئے کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ رشتہ طے ہوا اور بڑے اخلاص سے دونوں طرفوں نے مظاہرہ کیا۔ جب میں نے کہا کہ یہ رشتہ کرلیں تو انہوں نے رشتہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ قائم ہونے والا رشتہ آئندہ بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت سے بھی تعلق رکھنے والا ہو اور آپس میں بھی ان کا محبت اور پیار کا تعلق ہو اور آئندہ ان کی نسلیں بھی نیک، وفا شعار اور جماعت کی خدمت گزار ہوں۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر بچی کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ سدرہ حق واقفۂ نو کا ہے یہ مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب شہید کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم محمد منصور سلطان (وقف نو) ابن مکرم محمد اصغر سلطان صاحب کے ساتھ طے پایا ہے جو لاہور میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا عزیزہ شہید کی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہرلحاظ سے بابرکت کرے اور لڑکے کو بھی شہید کی بچی کا ہرلحاظ سے خیال رکھنے کی توفیق دے اور شہید کی بچی بھی اپنے والد کی وفا کو ہمیشہ قائم رکھنے والی ہو اور جماعت سے تعلق رکھنے والی ہو اور ہر لحاظ سے یہ رشتہ بھی کامیاب ہو اور آئندہ نسلوں کا بھی جماعت سے وفا کا تعلق ہمیشہ رہے۔ دلہن کے وکیل عبدالماجد طاہر صاحب ہیں اور دلہا کے وکیل مکرم بشارت احمد صاحب ہیں۔ دونوں فریقین یہاں نہیں ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ منزہ فرحت بنت مکرم مقصود احمد صاحب لندن کا ہے جو عزیزم علی شہاب (واقف نو) ابن مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ بچہ بھی واقف نو ہے۔ اللہ کرے یہ رشتہ بھی ہرلحاظ سے بابرکت ہو۔ لڑکا اور لڑکی بھی اپنے وقف کے مقام کو سمجھتے ہوئے آئندہ بھی جماعت کی خاطر قربانی کرنے والے ہوں۔ اور اگر یہ وقف نو بچہ جماعت کی خدمت کیلئے باقاعدہ آتا ہے تو اس کے ساتھ اپنی زندگی نہایت قناعت اور صبر اور وفا سے گزارنے والی ہو۔ اور دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اب دعا کرلیں اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

لائبیریا (مغربی افریقہ)

مجلس انصار اللہ لائبیریا کے آٹھویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ لائبیریا کو 17 اور 18 دسمبر 2016ء بروز ہفتہ اور اتوار کو بمقام احمد آباد اپنا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

17 دسمبر 2016ء کو دوپہر کے وقت اجتماع کا آغاز تقریب پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب صدر مجلس انصار اللہ لائبیریا نے انصار اللہ کا جھنڈا جبکہ مکرم

نوید احمد عادل صاحب امیر جماعت لائبیریا نے لائبیریا کا قومی پرچم لہرایا۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس میں تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم عبدالرحمٰن ماساکوئے صاحب پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ جونیئر ہائی سکول احمد آباد (PO-River) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اجتماع کے لئے موصولہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام انگریزی زبان میں تھا۔ اس کا اردو مفہوم ادارہ الفضل انٹرنیشنل اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

میرے عزیزو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکارو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جماعت کی ترقی کے لئے اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے مجلس انصار اللہ کا ایک اہم کردار ہے جو انہوں نے ادا کرنا ہے۔ اگر انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں گے اور ان ذمہ داریوں کو ہر ممکن کوشش کر کے ادا کریں گے تو ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلیں جماعت کے ساتھ پختگی کے ساتھ وابستہ رہیں گی اور اخلاص و وفا میں ترقی کریں گی۔ اگر ہم تقویٰ کی راہوں پر چلیں گے اور آئندہ نسلوں کو جماعت سے وابستہ کرنے کی ذمہ داری کو ادا کریں گے تو ہمارا مستقبل اور ہمارے بچوں کا مستقبل محفوظ ہو جائے گا۔

بیعت کے وقت ہر احمدی وعدہ کرتا ہے کہ وہ تقویٰ اور بلند اخلاقی اقدار کے حصول میں ترقی کرے گا۔ ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ جھوٹ، عداوت، فسق وفجور، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت کو ترک کریں گے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کرنی چاہئے خواہ ابتلا کا وقت ہو یا خوشحالی کا وقت ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اتباع کرنی چاہئے۔ غرور اور تکبر کو ترک کرنا چاہئے۔ عاجزی اور انکساری دکھانی چاہئے۔ بلند اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ انصار کی ذمہ داری ہے کہ وہ تقویٰ میں ترقی کریں تا کہ وہ اپنے بچوں کے لئے ایک اچھا نمونہ بن سکیں۔ دعوت الی اللہ کا کام دعاؤں کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ اپنے بچوں کو روزانہ قرآن کریم پڑھائیں اور انہیں روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے عہدوں کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ آمین۔

والسلام

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

... ...

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح پر عمل کرنے کی تلقین کی اور آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس کے بعد مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد صدر انصار اللہ اور صدر صفِ دوم کا انتخاب کروایا گیا۔ عشائیہ کے بعد مسجد میں ہی علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔ بعد ازاں بقیہ کے علمی مقابلے کروائے گئے اور ایک دلچسپ سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ ناشتہ کے بعد بقیہ ورزشی مقابلے کروائے گئے۔

اختتامی تقریب

تقریبًا ایک بجے دوپہر اختتامی تقریب کا آغاز مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم Tapehma Kortu صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ لائبیریا نے اجتماع کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ امسال مجموعی حاضری 180 رہی۔ بعد ازاں مکرم محمد اینن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائبیریا نے مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں میں بھی انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر جماعت لائبیریا نے اختتامی تقریر کی اور آخر پر اختتامی دعا کروائی۔ نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اجتماع کے دوررس نتائج عطا فرمائے اور مجلس انصار اللہ لائبیریا کو بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

... ...

بینن (مغربی افریقہ)

بینن کے پاراکوریجن میں جلسہ نومبائعین کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 20/اکتوبر 2016ء بروز جمعرات پاراکوریجن کے ایک قصبہ Kpebera میں نومبائعین کے ایک جلسے کا انعقاد ہوا جس میں امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے اپنے پانچ رکنی مرکزی وفد کے ساتھ شرکت کی۔

مکرم میاں قمر احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ بینن کی محررہ

رپورٹ کے مطابق یہ قصبہ Parakou شہر سے 114 کلومیٹر دور کچے راستوں سے ہوتے ہوئے ایک جنگل میں واقع ہے۔ یہ علاقہ فولانی قوم کا ہے جس کو عُرفِ عام میں ''پِل'' کہتے ہیں۔ ان کی اکثریت مسلمان ہے۔ یہ قوم ''فل فل دے'' زبان بولتے ہیں۔ مگر اپنے بچوں کو شاذ ہی تعلیم دلواتے ہیں۔ وہ جنگل کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں ان کی عورتیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے باندھے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 447

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ (1)

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ کا تعلق مراکش ہے جہاں ان کی پیدائش 1992ء میں ہوئی۔انہیں بفضلہ تعالیٰ جنوری 2012ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں لندن آنے کا موقع بھی عطا فرمایا۔وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتی ہیں۔

احمدیت میں داخل ہونے سے قبل میری زندگی بہت مختلف تھی۔اس میں ابہام، تضادات اور غیر منطقی وغیر معقول امور کی بہتات تھی۔ نیز بوسیدہ روایات ومروجہ افکار کی اتباع اور خرافات کی تصدیق جیسے امور دینی زندگی میں بڑی اہمیت کے حامل تھے۔افسوس کہ اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ ان میں سے اکثر عقائد وہ نہیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جن کی اتباع کا ارشاد فرمایا تھا۔

بعض معمولی اور سادہ سوالات

اگرچہ میری پیدائش ایک مسلم گھرانے میں ہوئی اور ہمارا خاندان کئی نسلوں سے مسلمان چلا آتا ہے۔ہم صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور فروض واجبات کی حتی المقدور ادائیگی کی کوشش کرتے تھے لیکن ہمارے ذہن میں کبھی یہ سوال پیدا نہ ہوا تھا کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں کیا یہ کافی ہے؟ کیا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی باتوں کی اتباع کرنے اور انہی فروض واجبات کو اسی نہج پر ادا کرنے کا ہمیں ارشاد فرمایا تھا؟!

اس طرح کے کئی اور سوال جو بظاہر بہت معمولی اور سادہ تھے لیکن ہم نے کبھی ان کے بارہ میں سوچا تک نہ تھا کیونکہ معاشرے کے رواج اور طور طریقوں کا پاس کرتے کرتے ہمارے دماغوں کی ساخت ہی کچھ ایسی ہو چکی تھی کہ جو بھی گھر میں یا گھر سے باہر کے معاشرے میں یا سکول میں کہا جاتا تھا اسی کو حق وصدق سمجھ کر اپنا لیتے تھے۔ اور مروّجہ افکار کی یہ ایسی خاندانی اور معاشرتی میراث تھی جس سے اِعراض کی کسی کو جرأت نہ تھی۔

ان امور میں سے ایک دو کا ذکر بطور مثال ضروری ہے۔گھر کے ماحول میں ہم نے یہی سیکھا تھا کہ جنّوں سے ڈر کر رہنا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ناراض ہو کر کسی کے سر پر سوار ہو جائیں۔اس سلسلہ میں ہمیں یہ بات سمجھائی جاتی تھی کہ رات کے وقت گرم پانی نالیوں وغیرہ میں نہ گرائیں کیونکہ وہاں جنّ رہتے ہیں اور انہیں تکلیف ہوسکتی ہے۔

ہمیں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ جادو برحق ہے اور لوگ جادو کے ذریعہ ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں خواہ وہ ہم سے کوسوں دور ہی بیٹھے ہوئے ہوں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بعض روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جادو ہو گیا تھا۔

اسی طرح یونیورسٹی میں ہمیں علم ہوا کہ قرآن کریم میں کچھ آیات منسوخ بھی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور بجسمہٖ العنصری آسمان پر مرفوع ہیں۔ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ کفر بہت بری چیز ہے اور کفار وغیر مسلموں کے خلاف دل میں حِقد رکھنا عین اسلام ہے۔یہ امور ہمارے دل ودماغ میں ایسے راسخ تھے جیسے ہمیں گھٹی میں پلا دیئے گئے ہوں، اور ہم اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ہم یہ بات بھول ہی گئے تھے کہ خدا تعالیٰ ربّ المسلمین نہیں بلکہ ربّ العالمین ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃللمسلمین نہیں بلکہ رحمۃللعالمین ہیں۔

احمدیت سے تعارف

زندگی اسی نہج پر رواں دواں تھی کہ 2011ء میں اس میں ایک اہم واقعہ ہوا جس نے زندگی کے دھارے کو یکسر بدل دیا۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ادریس نامی میرا بڑا بھائی ہمارے شہر سے دور کسی اور شہر میں رہتا تھا۔اسے دینی امور کے بارہ میں ریسرچ کرنے اور ہر دینی بات کے سننے کا بہت شوق رہتا ہے۔ایک روز اتفاقاً اسے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا اور وہ اس چینل کے پروگرامز دیکھنے لگ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے اس بارہ میں میری بڑی بہن کو بتا دیا جو شادی شدہ ہے اور ہمارے شہر میں ہی رہتی ہے۔ پھر میری اس بہن کی جب میری والدہ صاحبہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے میرے نام یہ پیغام بھجوایا کہ ایم ٹی اے العربیہ نامی ایک چینل پر یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ مجھے تو ان باتوں کی کوئی سمجھ نہیں جب تم اس سے ملوگی تو خود ہی اسے یہ بات سمجھا دینا۔میری بہن نے ایک دکان سے کاغذ قلم لے کر چھوٹے سے ورق پر الحوار المباشر اور ایم ٹی اے کی فریکوئینسی لکھ دی۔

اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔باوجود کم عمری کے مَیں وقت پر نماز ادا کرنے کی پابند تھی اور مختلف دینی پروگرامز بڑے شوق سے دیکھتی تھی۔مختلف دینی چینلز پر براجمان مولوی حضرات میں سے میں مصری شیخ حسان کی ہر بات کی آنکھیں بند کر کے تصدیق کرتی اور اسے follow کرتی تھی۔

والدہ صاحبہ گھر تشریف لائیں تو انہوں نے یہ ورق مجھے تھما دیا۔ میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو ایک عجیب تبدیلی محسوس کی کہ روز بروز میرا دیگر دینی چینلز کے ساتھ تعلق کم ہوتا چلا گیا۔ایم ٹی اے میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے اپنی طرف کھینچتی تھی۔ میرا متعصّبانہ رویہ تبدیل ہوتا چلا گیا اور آہستہ آہستہ باتوں کی سمجھ آنے لگی۔ میں اس چینل کے پروگرامز دیکھتی اور بعد میں اپنی بہن کے ساتھ ان امور کے بارہ میں بحث کرتی۔ اس کی کیفیت بھی مجھ سے کچھ مختلف نہ تھی۔

تبدیلی کا احساس اور مخالفت

دن بدن میرے اندر ایک عجیب احساس پیدا ہونے لگا۔بعض اوقات جب میں جماعت احمدیہ، اس کے عقائد اور حقائق پر نظر کرتی تو میرے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ میں ہر وقت انہی عقائد وتفاسیر کے بارہ میں سوچتی رہتی تھی اور بہت کم گو ہو گئی تھی۔ میری اس بدلی ہوئی تنہائی پسند اور خلوت نشیں طبیعت کو سب نے محسوس کیا اور مجھ سے اس کے بارہ میں پوچھا۔ میں نے انہیں جنّات کی حقیقت اور وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جماعتی موقف بتایا تو وہ مجھے پاگل پن اور جنون کا طعنہ دینے لگے۔بعض نے کہا کہ تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق ہے؟ تمہاری عمر ابھی بہت چھوٹی ہے اس لئے فی الحال دوسروں کی بات سنو اور اس پر عمل کرو۔اس عمر میں نئی نئی باتوں میں دلچسپی مناسب نہیں ہے۔بعض کو نہ جانے ان باتوں میں کیا کچھ نظر آیا کہ جس کی بنا پر انہوں نے مجھے ڈاکٹر سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے شیعہ ہونے کا طعنہ دیا اور بعض نے میرے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ بھی صادر کر دیا۔

استخارہ اور فیصلہ

چونکہ ہمارے معاشرے میں رائج بعض غلط عقائد اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ ان کی موجودگی میں یہ کہنا کہ لوگوں کے سر پر سوار ہونے والے جنّوں کا وجود نہیں ہے یا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں، کسی جرم کے ارتکاب سے کم نہ تھا۔ان تمام امور کے باوجود میں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی اور تحقیق کا سفر جاری رکھا۔یہاں تک کہ مجھے ذمہ داری کے بوجھ کا احساس ہونے لگا۔تب میں نے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں اپنے خدا کے سامنے ایسی حالت میں کھڑی تھی کہ میرا ذہن طرح طرح کے سوالات کی آماجگاہ بن چکا تھا۔ایسے لگتا تھا جیسے کوئی بھاری بوجھ میرے سر پر رکھ دیا گیا ہو۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے ہوئے دعا کی کہ اے اللہ تو میرے لئے حق کو سچا کر کے واضح کر دے اور مجھے اسکی اتباع کی توفیق عطا فرما اور باطل کو جھوٹا کر کے دکھا دے اور مجھے اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرما۔

میں اس وقت اشکوں کے سیلاب میں ڈوبی سوچ و فکر کے کسی اور ہی جہان میں منتقل ہو چکی تھی۔ یہ ایسا احساس تھا جسے میں چاہوں بھی تو الفاظ میں ڈھالنے سے قاصر ہوں۔ یہ صورتحال چندروز تک قائم رہی تا آنکہ وہ دن آ گیا جب میں نے جماعت میں داخل ہو کر سفینۂ نجات میں سوار ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ فیصلہ کوئی آسان نہ تھا لیکن میں اس بارہ میں بالکل مطمئن تھی۔ایسے لگتا تھا جیسے کوئی اندرونی قوت مجھے اس فیصلہ کی جانب کھینچے چلی جا رہی تھی۔ اس موقع پر مجھے اپنی والدہ صاحبہ کی نصائح ابھی تک یاد ہیں۔ وہ مسلسل میری نگرانی کر رہی تھیں اور ہمیشہ مجھے کہتی تھیں کہ امینہ! کیا تمہیں ان لوگوں کی صداقت پر پورا یقین ہے؟ مجھے تمہاری بہت فکر ہے۔

بیعت

میری والدہ زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہیں اور بہت سادہ ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی ہیں۔میں نے ان سے کہا کہ آپ میری فکر نہ کریں کیونکہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ میں کیا کر رہی ہوں۔میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔میری والدہ نے یہ سنا تو حیران ہوتے ہوئے کہا کہ تم کس کی بیعت کرنا چاہتی ہو؟ پھر خود ہی کہنے لگیں کہ تم پڑھی لکھی ہو اور ان امور کو بہتر جانتی ہو۔مجھے یقین ہے کہ تم کوئی غلط فیصلہ نہیں کرو گی۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے صرف آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔

یہ کہہ کر میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ کھولی اور وہاں پر یہ پیغام لکھا کہ میرا نام امینہ ہے اور میں امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

تقریباً دو ہفتوں کے بعد مجھے ایک عورت کی فون کال موصول ہوئی۔ میرا نام پوچھنے کے بعد اس نے کہا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ مراکش سے ہے۔ یہ بات سنتے ہی میں حیرت زدہ ہو کر رہ گئی۔ میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ مراکش میں احمدی احباب موجود ہیں۔

دوست، بھائی اور بہن کی بیعت

مجھے یاد ہے کہ اس وقت میں کچن میں تھی اور یہ سنتے ہی شدتِ جذبات کی وجہ سے میرے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ میں نے اس فون کال کے بعد اپنی بہن کو بتایا کہ میں نے بیعت کر لی ہے۔ اس نے مجھے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس نے بھی بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بہر حال میں نے اس کے بعد باضابطہ طور پر بیعت فارم پُر کر دیا۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت میرے ساتھ سمیہ نامی میری ایک دوست بھی تھی۔ میں بیعت فارم پر دستخط کرتے ہوئے یوں محسوس کر رہی تھی جیسے آج میری نئی پیدائش ہوئی ہو جبکہ میری یہ دوست میری طرف عجیب وغریب نظروں سے دیکھ رہی تھی جن میں استغراب وحیرت نمایاں تھی۔ ایسے لگتا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ امینہ تم یہ کیا کر رہی ہو؟!

سمیّہ میرے اس سفر میں میرے ساتھ ساتھ رہی۔ میں نے اسے ہر بات کی مکمل تفصیل وتشریح بتائی، اس کے ہر سوال کا تفصیلی جواب دیا، لیکن وہ بیعت کی طرف مائل نہ ہوئی۔ وہ ہمیشہ خاموش ہو جاتی اور شک کا اظہار کرتے ہوئے کہتی کہ ہوسکتا ہے تمہارا اقدام غلط ہو۔ اس کے علاوہ اس نے کبھی جماعت کے خلاف کوئی بات نہ کی بلکہ اس کا طریق یہ تھا کہ ہر بات خاموشی سے سنتی رہتی تھی۔ بالآخر پانچ سال کی تحقیق اور سوالات کے بعد خدا کے فضل سے اب اس نے بھی بیعت کر لی ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد میری بڑی بہن اور اس بھائی نے بھی بیعت کر لی جس کے ذریعہ ہمیں احمدیت کے بارہ میں علم ہوا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ سب سے پہلے میرے بھائی کو جماعت کا پتہ چلا پھر اس نے میری بڑی بہن کو بتایا اور سب سے آخر پر انہوں نے مجھے اس بارہ میں بتایا۔ میری بیعت پر میرے بھائی نے کہا کہ چھوٹی عمر ہونے کے باعث میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم اس بارہ میں اس قدر تحقیق کرو گی کہ ہم سب سے پہلے بیعت کر لو گی۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کر کے مجھے محسوس ہوا جیسے مجھے بوسیدہ رسم و تقلید اور وراثتی عقائد سے رہائی مل گئی ہو۔ یہ وہی عقائد تھے جن کا حقیقی اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔اب میں نے حقیقی اسلام کی کھلی فضاؤں میں سانس لیتے ہوئے نئی روحانی زندگی کا آغاز کیا تھا۔

بیعت کے بعد میری زندگی دن بدن بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئی۔ میرا طرز کلام اچھا ہو گیا۔ میرے اخلاق، میری عبادتیں حتی کہ میرا لباس بھی پہلے کی نسبت زیادہ باوقار ہو گیا۔ ہر چیز میں بہتری کو میرے ارد گرد کے تمام لوگوں نے بھی محسوس کیا۔ فالحمدللّٰہ علی ذالک۔

.........(باقی آئندہ)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ

''جس کو ملنے سے روح جگمگانے لگے''

(مبارک احمد صدیقی۔لندن)

برطانیہ میں رہنے والے احمدی احباب یقیناً بہت خوش قسمت ہیں۔ یہاں پر رہنے والے بہت سے احمدیوں کی طرح مجھے بھی ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے ۔ یا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ مجھے کم از کم پاکستان اور دور دراز کے مما لک میں رہنے والے احمدی احباب کی نسبت حضورانور کو زیادہ قریب سے دیکھنے کی سعادت ملی ہے۔ میں نے حضور کو قریب سے دیکھا ہے، ایسے غم کے وقت میں بھی جب اُسی دن حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پچاسی کے قریب احمدیوں کی شہادت کی خبر ملی تھی، ہر آنکھ اشکبار تھی۔ مجھے حضور کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حضورانور کی آنکھ سے گرنے والے ایک آنسو سے کئی اور داستانیں رقم ہوسکتی تھیں۔ کسی اور مسلک کے راہنما کے لئے وہ وقت تھا کہ وہ اپنے خطاب کی سوزش کو سننے والوں کے سینوں میں لگی دکھ کی آگ سے ملا کر، ایسا انقلاب انگیز خطاب کرتا کہ تاریخ میں بہترین مقرر لکھا جاتا اور لوگ برسوں عش عش کرتے۔ پھر ایسی خوشی کے موقع پر بھی حضور انور کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اکلوتے صاحبزادے صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کی شادی کا دن تھا۔ خوشی اور غمی کی ایسی لہروں پر ضبط کے پشتوں کا ایسا نظارہ یقینا اللہ تعالیٰ کی خاص اور بہت خاص مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زندگی کے بہت سے پہلو ہیں جن پر با آسانی بہت سی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں تاہم آج میں نے ایک پہلو کا انتخاب کیا ہے۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حیرت انگیز یادداشت اور اس کی وجہ سے تمام دنیا کے احمدیوں کے حالات سے باخبر رہنا۔ یہ ایک ایسی غیر معمولی بات ہے کہ قریب رہنے والے یا بذریعہ خط و کتابت حضور سے رابطہ رکھنے والے احمدی احباب بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ سوائے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک انسانی ذہن میں دنیا میں بسنے والے ہزاروں لاکھوں کروڑوں افراد کا بائیوڈیٹا کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہو۔

اس سے قبل ایک مضمون میں خاکسار نے لکھا تھا کہ مکرم ومحترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے ایک مرتبہ ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ میرے لئے ایک بات بہت حیران کن ہے کہ بعض خبریں صرف مجھے معلوم ہوتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ خوش خبری سب سے پہلے میں حضور تک پہنچاؤں لیکن حیرت کی بات ہے کہ حضور کو پہلے سے اُس کا علم ہو جاتا ہے۔ خاکسار نے اس بات کا ذکر محترم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے کیا کہ محترم امیر صاحب اس طرح کہہ رہے تھے۔ وہ یہ بات سن کر باقاعدہ ہنس پڑے کہنے لگے کہ میں جو بالکل ساتھ دفتر میں ہر وقت موجود ہوتا ہوں بعض اوقات مجھے اُن خبروں کا علم نہیں ہوتا میں حضور کو بتانے کے لئے جاتا ہوں۔ بہت سی باتوں کا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پہلے سے علم ہو چکا ہوتا ہے اور یہ خلیفۂ وقت کی اللہ تعالیٰ سے غیبی مدد ہے اور حضور انور کا جماعت احمدیہ کے افراد سے ذاتی تعلق ہے۔

سب سے پہلے مَیں ایک بات تسلیم کرتا چلوں کہ ایک چھوٹے سے حلقے کے صدر جماعت کو بھی بعض اوقات مکمل طور پر علم نہیں ہوتا کہ اُس کے حلقے میں ہر فرد کا کیا نام ہے اور کس کے کیا حالات ہیں۔ جب کہ امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دنیا بھر کے دوسو سے زائد مما لک کے احمدیوں پر نظر ہوتی ہے اور وہ احمدیوں کی دینی و دنیاوی امور میں راہنمائی کر رہے ہوتے ہیں۔ خاکسار لندن کے ایک نواحی علاقے اپیسم جماعت کا صدر ہے۔ حال ہی میں ہمارے حلقے میں ایک فیونرل سروس (میت کو نہلانے اور تدفین کے انتظامات کرنے والی سروس) کا آغاز ہوا ہے جس کے عقب میں ہمیں ایک چھوٹا سا نماز سنٹر بھی بنانے کی سعادت مل گئی ہے۔ ہم مجلس عاملہ کے سبھی ارکان روزانہ وہیں پر جمع ہوتے ہیں۔ گزشتہ ایک ملاقات میں خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نماز سنٹر کی خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ وہاں فیونرل سروس بھی شروع ہو رہی ہے ۔ کچھ دنوں تک فیونرل سروس کا آغاز ہو جائے گا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اُس وقت ساتھ ساتھ کچھ اہم خطوط پر دستخط بھی فرما رہے تھے ۔ حضور انور نے اپنے اس کام میں مصروف رہتے ہوئے فرمایا کہ ''وہاں پہلی سروس ہو بھی گئی ہے۔ عامر انیس کی اہلیہ کی میت وہیں لے جائی گئی تھی۔ اب کل پرسوں ڈاکٹر مقبول ثانی کی والدہ کی میت بھی وہیں لے جائی جائے گی''۔ میں نے کافی زیادہ حیرانی سے اور لفظ کو لمبا کر کے کہا ''اچھا''۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''اچھا تو آپ ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ کو کچھ علم ہی نہیں ہے''۔ میں بہت زیادہ حیران ہوا کیونکہ ہم آجکل زیادہ تر وہیں نماز سنٹر میں تھے اور ہمیں ابھی معلوم نہیں ہوا تھا کہ یہاں سروس شروع ہو چکی ہے۔ جن دو احباب کا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذکر فرمایا تھا میں سمجھتا تھا کہ وہ صرف میرے ہی پرانے دوست ہیں اس لئے مجھے اُن کے نام یاد ہیں۔

بہر حال اُسی روز ہمارے حلقے کی عاملہ کی میٹنگ تھی۔ ایک باخبر دوست کہہ رہے تھے کہ تین دنوں تک یہاں سروس شروع ہو جائے گی ۔ دو تین دوستوں نے کہا کہ نہیں ابھی ایک دو ہفتے لگ سکتے ہیں۔ خاکسار نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا احباب ذرا رکیے۔ یہاں سروس شروع ہو چکی ہے اور یہ بات مجھے حضور سے معلوم ہوئی ہے۔

اسی ملاقات میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''آپ کل جمعہ میں دوسری صف میں بیٹھے تھے اور زیر لب کچھ پڑھ رہے تھے؟'' میں ششدر سا رہ گیا۔ میں نے عرض کی حضور بالکل میں دوسری صف میں تھا۔ لیکن حضور کل تو اتفاق سے ایسے ہوا تھا کہ میں زیادہ وقت آپ کو ہی دیکھتا رہا تھا لیکن مجھے لگا تھا کہ آپ نے ہماری طرف کے لوگوں کو دیکھا ہی نہیں ۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مجھے آٹھویں صف تک میں بیٹھے لوگوں کا بھی پتہ ہوتا ہے کہ کون کون آیا ہوا ہے''

جہاں تک عاجزی وانکساری کی بات ہے آپ یقین کریں اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہوں گا کہ میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے زیادہ منکسرالمزاج کوئی نہیں دیکھا۔ دو مرتبہ ایسے ہوا ہے کہ دورانِ گفتگو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں بڑا معمولی قسم کا بندہ ہوں۔

ایک موقع پر جب تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی ایک تقریب تھی خوش قسمتی سے مجھے حضور کی قربت میں بیٹھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ میں نے کہا کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بارہ سالوں سے میں دیکھ رہا ہوں ایک بھی جمعہ ایسا نہیں گزرا جب حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد نہ فرمایا ہو یعنی ہر جمعہ کا خطبہ اور نماز حضور نے پڑھائی ہے تو حضور کبھی آپکا گلا خراب یا کھانسی یا بخار نہیں ہوتا۔ (دراصل اس معاملے میں، میں خود بہت حساس ہوں۔ گرد وغبار، سردی یا فرائیڈ چیزوں کی تصویر بھی دیکھ لوں تو سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس لئے مجھے پوچھنا پڑا) تو میں نے پوچھا کہ حضور کبھی آپکا گلا خراب یا کھانسی یا بخار نہیں ہوا۔ حضورانور نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں معمولی قسم کا آدمی ہوں مجھے بھی سب کچھ ہوتا ہے میں ایک آدھ گولی کھا کے اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہوں۔ پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا ''میں مزدور قسم کا بندہ ہوں۔ تمہاری طرح نازک مزاج نہیں ہوں''۔ اللہ اکبر۔ وہ جن کے لئے کروڑوں احمدی احباب جان دینے کے لئے تیار ہیں، دنیا کی وہ واحد مسلمان راہنما شخصیت جس کے اعزاز میں کیلی فورنیا کی پولیس نے ساری ٹریفک رکوادی تھی اور جن کی نماز کی ادائیگی کے لئے کینیڈا کی مملکت نے اپنی پارلیمنٹ ہاؤس کے دروازے کھول دیئے تھے وہ فرماتے ہیں میں مزدور قسم کا بندہ ہوں۔

ایک مرتبہ حضورِ انور جلسے کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے مسجد فضل، مسجد بیت الفتوح، اسلام آباد اور جامعہ احمدیہ یوکے کا دورہ کرنے کے بعد جب حدیقۃ المہدی تشریف لائے اور مختلف شعبہ جات کا معائنہ کرنے لگے تو میں بھی برکت کے لئے قافلے کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلے سے چلنے لگا۔ کافی استقلال دکھایا لیکن ایک موقع پر میں تھک کر واپس آ گیا۔ اس کے کچھ دنوں بعد حضور سے ملاقات کا موقع ملا۔ میں نے اتنا پیدل چلنے کے حوالے سے عرض کی حضور آپ تھکتے نہیں ہیں؟۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''تھک جاتا ہوں میں کوئی لوہے کا تو نہیں۔ لیکن میں کام جاری رکھتا ہوں''۔

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

میں آج کے موضوع کی طرف واپس آتا ہوں کہ کس طرح خط لکھنے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یاد رہ جاتے ہیں اور کس طرح انتہائی تفصیلی خطوط پر بھی حضور کی نگاہ بابرکت ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے کچھ طلباء نے مراکش جانے کا پروگرام بنایا۔ ٹکٹیں اور ہوٹل وغیرہ بُک کروانے کے بعد مجھے خیال پیدا ہوا کہ اس کے لئے تو حضور انور سے اجازت لینی چاہیئے تھی۔ چنانچہ فوری طور پر سوچا کہ دیر سے ہی سہی لیکن اجازت کے لئے لکھ دینا چاہیئے۔ اگر اجازت نہ ملی تو ہر چند کہ ٹکٹیں نان ریفنڈ ایبل (Non-refundable) ہیں ہم نہیں جائیں گے۔ سو خاکسار نے پروگرام کی تفصیل لکھتے ہوئے اجازت اور دعا کی غرض سے حضور کی خدمت میں خط لکھ دیا۔ ساتھ لکھ دیا کہ ٹکٹیں بُک ہو چکی ہیں۔ پھر جب ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو خاکسار نے انتہائی ادب سے کہا کہ حضور ہم مراکش جا رہے ہیں اس کی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں خط لکھ دیا تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اجازت دے دی ہوئی ہے۔ خط آپ کو مل جائے گا۔ ساتھ ہی انتہائی دلکش مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا وہ آپ نے اجازت تو نہیں مانگی تھی، فلائٹ بُک کر کے مجھے صرف اطلاع ہی دی تھی۔ خاکسار اندر سے لرز گیا لیکن اوپر سے وضع داری قائم رکھتے ہوئے مَیں نے کہا حضور ازراہ شفقت ایک بات بتائیے کہ آپ یہ خطوط اتنی تفصیل سے پڑھتے کس وقت ہیں کیونکہ میرا خط تو کافی تفصیلی تھا اور حضور کو تو میں صبح سے رات گئے تک مصروف دیکھتا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا اس کو چھوڑیں آپ نے یہ لکھا تھا کہ نہیں کہ ٹکٹیں بُک کروالی ہیں، اجازت عطا فرمائی جائے۔ خاکسار نے کہا حضور لکھا تو بالکل ایسے ہی تھا۔ مجھے بہت زیادہ تعجب اس بات پر ہوا کہ وہی فقرہ جو میں نے لکھا تھا حضورِ انور نے وہی لفظاً لفظاً سنایا۔

پھر میں نے عرض کی کہ ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران کی خواہش ہے کہ آئندہ تقریب میں سارے ممبران کی حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت حاصل ہو۔ قارئین اب حیرت انگیز بات سنئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے یاد ہے پچھلے سال گروپ فوٹو نہیں ہوسکی تھی۔ جب میں کار میں بیٹھنے لگا تھا تو آپ نے ذکر کیا تھا کہ گروپ فوٹو رہ گئی ہے۔ اللہ اکبر۔ کروڑوں افراد کے روحانی سربراہ، دوسو سے زائد مما لک کے انتظامی اور تربیتی امور پر نظر رکھنے والے، روزانہ پانچ وقت نماز پڑھانے اور ساتھ ساتھ ہزاروں خطوط دیکھنے والے، اور دنیا بھر میں سفر کر کے وہاں کی پارلیمنٹ میں جا کر اسلام کے دعوت دینے والے ہمارے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یاد تھا کہ پچھلے سال تقریب سے روانگی کے وقت جب حضور کار میں بیٹھنے لگے تھے تو ایک انتہائی معمولی سے شخص نے کہا تھا کہ حضور آج گروپ فوٹو رہ گئی ہے۔ سبحان اللہ۔ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے امام کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرماوے۔

دعا کے لئے خطوط لکھنے والوں کو میں کہوں گا کہ کبھی تصور بھی نہ کریں کہ شائد میرا سارا خط حضور نہ پڑھیں یا شائد میرے خط پر حضور انور کی نظر ہی نہ پڑے۔ جو بار بار خط لکھتے ہیں حضور انور کو اُن کے نام اور حالات تک یاد ہوتے ہیں۔ ہر چند کہ ہر روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملنے والے خطوط کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے پھر بھی خط لکھتے وقت اس کامل یقین کے ساتھ لکھئے کہ حضور انور یہ خط پڑھیں گے اور خاص طور پر میرے لئے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ حضور انور کی دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔ کبھی یہ ذہن میں نہ لائیں کہ اتنے بڑے بڑے خدمت گزاروں میں حضور کو مجھ جیسے نامعلوم شخص سے کہاں پیار ہوگا۔ یا وہ میرا سارا خط شاید نہ پڑھیں۔

گو کہ عاشق ہزاروں کھڑے ہیں اُدھر
چشمِ تر ہم بھی جائیں گے اُس رہگزر
ہم خطا کار ہیں جانتے ہیں مگر
اُس کی پڑ جائے ہم پہ بھی شائد نظر
آؤ اُس سے ملیں آؤ اُس سے ملیں

کے مصداق خلیفۂ وقت کی اپنے لئے محبت سے کبھی دستبردار نہ ہوں۔ یقین کریں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت تو اس وقت سے ہو رہی ہے جب ابھی باقاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا اور آپ علیہ السلام نے بیعت بھی نہیں لی تھی۔ مسلمانوں نے بھی اور غیر مسلموں نے بھی اپنا پورا زور آپ کی مخالفت میں لگایا اور اب تک لگا رہے ہیں۔ آج تو زیادہ پیش پیش مسلمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 209 ممالک میں قائم ہے۔ خاص طور پر مسلمان ممالک میں جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں بھی لوگ جماعت کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں وہاں باقاعدہ منصوبہ بندی سے جماعت کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ بعض سیاستدان، علماء اور ان کے زیر اثر سرکاری کارندے بلکہ عدالتوں کے جج بھی اس مخالفت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

آجکل الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان معصوموں اور مظلوموں کو ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان ظلموں سے بھی بچائے۔ اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہاں بھی آجکل پنجاب میں خاص طور پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے ظلم کئے جا رہے ہیں۔

یہ مخالفتیں نہ پہلے کچھ بگاڑ سکیں اور نہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بگاڑ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمیشہ رہی اور ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا کہ دشمن خائب و خاسر ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔ یہ ایک جگہ مخالفت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو جگہ تبلیغ کے نئے میدان کھول دیتا ہے۔ الجزائر میں ہی انہوں نے احمدیوں کو اپنے زعم میں ختم کرنے کی کوشش کی اور اخباروں اور دوسرے میڈیا نے اس کا چرچا کیا، جماعت مخالف خبریں شائع کی گئیں، پھیلائی گئیں بلکہ اخباروں نے بھی بھرپور مخالفت کرنے میں اپنے طور پر بھرپور کردار ادا کیا لیکن یہی باتیں جو ہیں جماعت کی تبلیغ کا ذریعہ بن گئیں۔

(نو احمدیوں کی استقامت، مخالفت کے نتیجہ میں لوگوں کی جماعت احمدیہ کی طرف توجہ اور تبلیغ کے نئے راستوں کے کھلنے، مخالفین کی اپنے بد ارادوں میں ناکامی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے سعید فطرت لوگوں کی حق کی طرف رہنمائی اور مختلف ممالک میں الٰہی نصرت و تائید کے روشن نشانات پر مشتمل ایمان افروز واقعات کا تذکرہ)

ڈینش احمدی حاجی نوح سوین ہینسن (Haji Nuh Svend Hansen) صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 اپریل 2017ء بمطابق 07 شہادت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت تو اس وقت سے ہو رہی ہے جب ابھی باقاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا اور آپ علیہ السلام نے بیعت بھی نہیں لی تھی۔ مسلمانوں نے بھی اور غیر مسلموں نے بھی اپنا پورا زور آپ کی مخالفت میں لگایا اور اب تک لگا رہے ہیں۔ آج تو زیادہ پیش پیش مسلمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 209 ممالک میں قائم ہے۔ خاص طور پر مسلمان ممالک میں جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں بھی لوگ جماعت کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں وہاں باقاعدہ منصوبہ بندی سے جماعت کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ بعض سیاستدان علماء اور ان کے زیر اثر سرکاری کارندے بلکہ جیسا کہ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں عدالتوں کے جج بھی اس مخالفت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

آجکل جیسا کہ مَیں نے گزشتہ کئی خطبوں میں ذکر کیا ہے الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جج صاحبان بھی یہی کہتے ہیں، حکومتی کارندے بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا اعلان کر دو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ مسیح موعود نہیں ہیں بلکہ نعوذ باللہ اسلام مخالف طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور اسلام مخالف طاقتوں کی پشت پناہی اور مغربی ممالک کی پشت پناہی انہیں حاصل ہے اور انہی کی طرف سے یہ کھڑے کئے گئے تھے، خاص طور پر انگریزوں کی طرف سے تو ہم تمہیں بری کر دیتے ہیں ورنہ پھر جیل اور جرمانے کی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور پھر ظالمانہ فیصلہ کر کے جو لوگ انکار کرتے ہیں، جو ایمانوں پر قائم ہیں ان کو پھر جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے اور بڑے بڑے جرمانے بھی کئے جا رہے ہیں جن کی ادائیگی کی شاید ان غریب لوگوں میں استطاعت بھی نہ ہو کیونکہ اکثریت غریب لوگوں کی ہے۔ بہرحال ان معصوموں اور مظلوموں کو ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان ظلموں سے بھی بچائے۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہاں بھی آجکل پنجاب میں خاص طور پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے ظلم کئے جا رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے اندر جو فساد کی حالت ہے اور ایک ملک کی دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات کی جو حالت ہے عقل رکھنے والوں کے لئے یہ حالت ہی اس بات کے سوچنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے کہ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس غلامِ صادق کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے تلاش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں بھی پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور یہی ایک راستہ ہے جو مسلمانوں کی عظمت کو دوبارہ قائم کر سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔'' فرماتے ہیں ''مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو، چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''یہ صاف امر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مامور اور مسیح موعود کے نام سے دنیا میں بھیجا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرنے والے ہیں وہ میری نہیں، خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 190-189۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہو رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے خلاف چلنے والے لوگ ہیں اور اس طرح یہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ مخالفتیں نہ پہلے کچھ بگاڑ سکیں اور نہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بگاڑ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہمیشہ رہی اور ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا کہ دشمن خائب و خاسر ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔ یہ ایک جگہ مخالفت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو جگہ تبلیغ کے نئے میدان کھول دیتا ہے۔ الجزائر میں ہی انہوں نے احمدیوں کو اپنے زعم میں ختم کرنے کی کوشش کی اور اخباروں اور دوسرے میڈیا نے اس کا چرچا کیا، جماعت مخالف خبریں شائع کی گئیں، پھیلائی گئیں بلکہ اخباروں نے بھی بھرپور مخالفت کرنے میں اپنے طور پر بھرپور کردار ادا کیا لیکن یہی باتیں جو ہیں جماعت کی تبلیغ کا ذریعہ بن گئیں۔

اب الجزائر کی جماعت کوئی بہت پرانی جماعت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس مخالفت کے ذریعہ سے ہی جہاں ایمان میں مضبوط کر رہا ہے وہاں ان کے لئے تبلیغ کے راستے بھی کھول رہا ہے۔ وہاں کے احمدی لکھتے ہیں کہ ہم پریشان تھے کہ ملک میں تبلیغ کس طرح ہو گی۔ ان میں یہ جوش اور جذبہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت کے ذریعہ خود ہی انتظام کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بعض لوگ منفی اثر لے رہے ہیں اور اس میں زیادہ تر نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے والے لوگ ہیں تو ایسے بھی ہیں اور بہت سارے ایسے ہیں، بڑی تعداد میں ہیں جو جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے متعارف ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جماعت کے خلاف جو ہو رہا ہے وہ غلط ہو رہا ہے۔ اپنے طور پر اس بارے میں معلومات بھی لے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مخالفت میں لکھا گیا لٹریچر اور ہمارے خلاف جو لکھا ہوا لٹریچر ہے وہ ہماری کتابیں دیکھنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اسی طرح آپ نے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کے آنے کا یہی وقت تھا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے موافق ہی آپ آئے ہیں تا کہ اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالا ملے آپ فرماتے ہیں کہ ''سچے نبی و رسول و مجدّد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے اور ضرورت کے وقت آوے''۔ غیروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ''لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 397۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن یہ ان کو بھی پتا ہے کہ مسلمانوں کی جو یہ حالت ہے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی مصلح آئے۔ خود ان کے بیان اخباروں میں بھی چھپتے ہیں، اپنی تقریروں میں بھی ذکر کرتے ہیں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسلم اُمّہ کو سنبھالنے کے لئے کوئی آنا چاہئے لیکن یہ بھی ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ کوئی ہو۔

بہرحال جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اسے یہ نام نہاد علماء مانتے نہیں بلکہ انکار کر رہے ہیں اور دشمنی کر رہے ہیں اور ہر جگہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا مسلمان ممالک میں خاص طور پر کر رہے ہیں لیکن اس کے مقابلے پہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے پیغام کو پہنچانا چاہتا ہے اور قبول کروانا چاہتا ہے۔ اس کی تقدیر بھی کام کر رہی ہے اور لاکھوں لوگ جو ہر سال اس مخالفت کے باوجود احمدیت میں داخل ہوتے ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جو اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح احمدی ہوئے اور ان کے واقعات کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کے لئے قبولیت کے انتظام فرما رہا ہے۔ اس بارہ میں بعض واقعات مَیں پیش کرتا ہوں۔

یہ پہلا واقعہ جو مَیں پیش کروں گا یہ الجزائر کا ہی ہے جہاں اِس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفت زوروں پر ہے۔ یہ صاحب لکھنے والے کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف سے بہت پہلے میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چھت والے وسیع و عریض ہال میں بہت سے لوگوں کے ہمراہ ایک لائن میں ہوں جس کے ایک سرے پر دو شخص کھڑے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہماری لائن میں سے ہر ایک اپنی باری پر ان دو اشخاص میں سے دائیں جانب والے شخص کے ساتھ بڑی گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کر کے ہال کے دروازے کی جانب چلا جاتا ہے۔ گویا یہ طویل لائن ان دو میں سے ایک شخص کے ساتھ مصافحہ کے لئے خاص طور پر بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں مَیں دور سے یہ منظر دیکھ کر کہتا ہوں کہ لوگ دونوں کی بجائے صرف ایک شخص سے اتنی گرمجوشی سے مصافحہ کیوں کرتے ہیں؟ دونوں سے کیوں نہیں کرتے؟ تو قریب پہنچنے پر میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے ایک شخص سفید داڑھی والا ہے جبکہ اس کے دائیں جانب والا ایک درمیانے قد اور گندمی رنگ کا شخص ہے جس کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ ہیں۔ کہتے ہیں جب میری باری آئی تو میں نے سفید داڑھی والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے مجھے سیاہ داڑھی والے اور گندمی رنگ والے شخص کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے سلام کرو تو میں نے نہایت گرمجوشی سے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور کہتے ہیں اس کے ساتھ ہی میرا دل اس شخص کی محبت میں ڈوب گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ میں ایک ایسا جادو تھا کہ میں آج تک اس مسکراہٹ کو بھلا نہیں سکتا۔ پھر کہتے ہیں جب احمدیت کا تعارف ہوا اور میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو انہی ابتدائی ایام میں ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی پھر کچھ دیر کے بعد میرا خطبہ پیش ہو رہا تھا۔ میری تصویر سامنے آئی تو کہتے ہیں دونوں کو دیکھ کر مجھے اپنی خواب یاد آ گئی۔ خواب میں دکھایا جانے والا سفید داڑھی والا جو شخص تھا میرے بارے میں کہتے ہیں کہ تم تھے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیاہ داڑھی والے تھے جن کو سب لوگ مل رہے تھے اور میں بھی اشارہ کر رہا تھا کہ ان کو ملو۔ کہتے ہیں اس کے بعد احمدیوں سے انٹرنیٹ پر رابطہ کیا۔ مختلف سوالات کئے جن کے جواب پانے کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔

پھر ایک صاحب جن کے واقعہ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گھیر کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی نیک بات پسند آئی۔ یہ مصر کے ہیں، عبدالہادی نام ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف ایم۔ٹی۔اے العربیہ کے ذریعہ ہوا۔ پروگرام ان کو پسند آتا تھا لیکن کہتے ہیں کہ امام بانیٔ جماعت احمدیہ کی نبوت اور صاحب وحی اور الہام ہونا سمجھ نہیں آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں یہ بات مشکوک تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے بار بار پروگرام الحوار المباشر میں فون کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ رابطہ نہیں ہوتا تھا۔ اور فون کا مقصد کیا تھا؟ کہتے ہیں میرا مقصد صرف ایک سوال تھا اور اس کا ہاں یا نہ میں جواب لینا تھا اور سوال یہ تھا کہ کیا جماعت کے بانی دیگر انبیاء کی طرح معصوم ہیں اور کیا وہ صاحب وحی و الہام ہیں؟ کہتے ہیں اگر اس کا جواب مجھے ہاں میں دیا جاتا تو میں اسی روز اس چینل کو اپنی لسٹ سے حذف کر دیتا، کاٹ دیتا کیونکہ اس وقت میرا یہی عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے اور اس کا دعویدار جھوٹا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی خاص قدرت سے ایسا ہوا کہ میں کبھی بھی پروگرام میں کال کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا رہا اور رفتہ رفتہ تمام امور کے ساتھ ختم نبوت کا مسئلہ بھی میری سمجھ میں آ گیا یہاں تک کہ میرے سامنے امام الزمان مسیح موعود اور امام مہدی کی بیعت کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا چنانچہ میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔ بیعت کے بعد میں چاہتا تھا کہ یہ خبر دوسروں تک بھی پہنچے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے اپنے ایک قریبی دوست کا انتخاب کیا جس کے بارے میں مجھے بہت حسن ظن تھا کہ وہ میری بات سنے گا۔ میں نے اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو وہ خلاف توقع اچانک شدید غصہ میں آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔ کہتے ہیں مجبوراً میں اسے چھوڑ کر نہایت دکھی دل کے ساتھ، بے چین روح کے ساتھ، بوجھل قدموں سے اپنے گھر لوٹ آیا اور حسب عادت جب ٹی وی آن کیا تو اس وقت ایم ٹی اے پر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جا رہی تھی۔ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ (آل عمران: 185) کہ پس اگر انہوں نے تجھے جھٹلا دیا ہے تو تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے۔ وہ کھلے کھلے نشان اور الٰہی صحیفے اور روشن کتاب لائے تھے۔ کہتے ہیں یہ آیت میرے دل کی حالت کے لئے درود و سلام بن گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے کہ رسولوں کی تکذیب اور ان سے استہزاء تو ہوتا چلا آیا ہے پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا ہوا تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن انبیاء کی اس حالت کے باوجود خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ان کا غالب آنا دنیا کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا عظیم ثبوت اور خدا تعالیٰ کے مامورین کی صداقت کی بیّن دلیل ہے۔ کہتے ہیں یہ سوچ کر میری پہلی حالت جاتی رہی اور خدا کی اس نعمت پر شکر کے جذبات پیدا ہو گئے کہ اس نے اپنے امام الزمان کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے منکرین میں سے نہیں بنایا۔

دیکھیں ایک نیک فطرت کو تو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا لیکن دوسرے کی پتا نہیں یہ حالت نہیں تھی اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں ہوا اور نہ صرف اثر نہیں ہوا بلکہ بدبختی کی وجہ سے گستاخ بھی ہوا اور جس نے بیعت کی تھی اس کی تسلی کے اللہ تعالیٰ نے فوری سامان بھی پیدا فرما دیئے، نہ صرف تسلی کے لئے بلکہ اس کو جو صدمہ پہنچا تھا اس کو دور بھی کر دیا۔

پھر ایک خاتون کا واقعہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک فطرت کی وجہ سے بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے بارے میں جو عمومی دہشتگردی کا تصور ہے اس کی وجہ سے

یہ ہمارے سے بھی خوفزدہ تھیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے۔ افریقہ کی ایک گاؤں کی رہنے والی عورت ہیں جوگنی کے ایک بڑے شہر بوکے (Boke) کے قریبی گاؤں میں رہتی ہیں۔ حاجہ آمی فادیگا (Haja Amie Fadiga) ان کا نام ہے۔ کہتی ہیں کہ ایک روز ان کے پاس جماعت احمدیہ کا ایک معلم آیا اور جماعت کی تبلیغ کی اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان دنوں وہاں جلسہ ہو رہا تھا۔ کہتی ہیں پیغام تو بظاہر اچھا تھا۔ پہلے میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوئی اور گاڑی میں پٹرول وغیرہ بھی ڈلوایا۔ اچھی کھاتی پیتی عورت تھیں لیکن رہتی گاؤں میں تھیں۔ کہتی ہیں ان دنوں اسلامی تنظیموں کے حوالے سے دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے میں نے سوچا کہ کہیں یہ جماعت بھی ایسی ہی نہ ہو اس لئے جلسہ میں جانے کا ارادہ ترک کر دیا کہ پتا نہیں کیا ہونا ہے وہاں۔ مگر دل میں یہ دعا کرنے لگی کہ اے خدا اگر تو یہ لوگ سچے ہیں تو یہ ہمارے گاؤں میں دوبارہ تبلیغ کے لئے آئیں۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ عرصہ بعد ہماری تبلیغی ٹیم بغیر پروگرام کے ان کے گاؤں چلی گئی۔ جب اس خاتون نے ہمیں دیکھا تو خوشی سے ان کے آنسو نکل آئے اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی ہے اور اس طرح ساری فیملی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئی۔

بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے تو انہیں مالی منفعت کے ذریعہ سے بھی ایمان میں ترقی اور اپنے فرستادے کی قبولیت کی توفیق عطا فرماتا ہے لیکن یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ فلاں کہتا ہے کہ اگر مجھے یہ فائدہ ہو جائے، یہ میرا کام ہو جائے تو تب میں احمدیت قبول کروں گا۔ احمدیت قبول کرنا، نہ اللہ تعالیٰ پہ احسان ہے، نہ حضرت مسیح موعود پر کوئی احسان ہے۔ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سننا اور سمجھنا اور اسے قبول کرنا ضروری ہے۔ بہرحال ایک واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ کسی پہ فضل کرنا چاہے تو اس شرط کو قبول بھی کر لیتا ہے، اس کا اظہار کر کے اس کو دکھا بھی دیتا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ نیامینی ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں ایک خاتون سنتو (Suntu) صاحبہ جماعت کی شدید مخالف تھیں۔ جب بھی ان کے سامنے جماعت کا نام لیا جاتا تو سخت غصہ میں آ جاتیں اور جماعت کے خلاف بڑی سخت زبان استعمال کرتیں اور کہتیں کہ احمدی لوگ کافر ہیں۔ یہ احمدی خود تو دوزخ میں جائیں گے لیکن جو شخص ان کے ساتھ رابطہ رکھے گا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔ موصوفہ کھیتی باڑی کرتی تھیں۔ ان کا زمیندارہ تھا لیکن گزشتہ دو سال سے ان کی فصل خراب ہو رہی تھی۔ کبھی کیڑا لگ جاتا، کبھی دوسرے جانور کھیت میں آ کر ان کی فصل کو خراب کر دیتے۔ بہرحال ان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہتے ہیں ہماری ایک احمدی بہن نے ان کو کہا کہ دیکھو جب سے تم جماعت کی مخالفت کر رہی ہو اس وقت سے تمہاری فصل نہیں ہو رہی اس لئے تم جماعت کی مخالفت چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ چنانچہ موصوفہ کو اسی وقت ہی سمجھ آ گئی۔ انہوں نے کہا چلو تجربہ کرتی ہوں۔ وہ اپنی فیملی کے آٹھ افراد کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئیں۔ جماعت میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کئے۔ نہ صرف یہ کہ ان کی فصل بھرپور رنگ میں ہونے لگی بلکہ ان کا ایک جوان بیٹا تھا جو گزشتہ کئی سال سے لاپتہ تھا اس کے ساتھ رابطہ ہو گیا جو اٹلی میں تھا۔ اب یہ خاتون ہر کسی کو یہ کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں کہ اس سال بارش کے مہینے میں باسیلہ شہر میں شدید طوفانی بارش ہوئی جس کی وجہ سے مشن ہاؤس کی ایک دیوار گر گئی۔ رات کو بھی بارش جاری رہی۔ خطرہ تھا کہ دوسری دیوار بھی گر جائے گی اور کہتے ہیں جماعتی نقصان مشن ہاؤس کا ہو رہا تھا مَیں بڑا پریشان تھا۔ تو مَیں نے دعا کی۔ مجھے خیال آیا (یہ خیال بھی ہمارے مبلغوں کو ہی آ سکتا ہے) کہ اے اللہ اس نقصان کو تُو بیعتوں کے ذریعہ پورا فرما دے اور جماعتی ترقی میں برکت دے۔ کہتے ہیں میں نے ابھی دعا ختم نہیں کی تھی کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ بارش اور بجلی کی شدید کڑک تھی۔ میں نے فون اٹھایا تو ایک شخص بولا جس کا نام محمد تھا۔ وہ گوچا (Gucha) نامی ایک گاؤں سے بات کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ گاؤں والے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ گاؤں مشن ہاؤس سے جہاں یہ تھے 110 کلومیٹر دور تھا۔ کہتے ہیں بہرحال مَیں ان کے پاس گاؤں میں اگلے دن یا کچھ دن بعد گیا تو وہاں 198 افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے اور بڑی مخالفت بھی ہے وہاں لیکن ہر قسم کی مخالفت کے باوجود ان میں ثبات قدم ہے اور اپنے ایمان پر قائم ہیں۔

جرمنی سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کا ایک سیرین فیملی سے تقریباً ایک سال سے رابطہ تھا۔ انہوں نے گزشتہ سال جرمنی جلسہ پر بھی شرکت کی، جلسہ کا ماحول دیکھا، بڑے متاثر ہوئے لیکن انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ وہ خود کہتے ہیں یعنی وہ سیرین فیملی کہتی ہے کہ ہم چونکہ اٹلی کے راستے سے جرمنی آئے تھے اس لئے ہمارے وکیل نے کہا تھا کہ آپ لوگوں کا کیس کمزور ہے اور ممکن ہے کہ آپ کو واپس اٹلی بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ کہتے ہیں جلسہ کے بعد ہم اسی امید پہ تھے کہ ہمیں کورٹ کا یا حکومت کا خط آ جائے گا کہ واپس جاؤ لیکن گھر پہنچے تو کورٹ کی طرف سے خط آیا ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ یہ ان کو علم ہے کہ ہم اٹلی کے راستے جرمنی آئے ہیں لیکن ساتھ ہی اس خط میں جج کی طرف سے ریمارکس بھی تھے کہ چونکہ آپ لوگ سیرین ہیں اس لئے جرمنی سے کہیں اور بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو کہتے ہیں میرے لئے یہ بات بڑا معجزہ تھی۔ فوراً دل میں خیال آیا کہ یہ جلسہ میں جانے کی برکت ہے اور مَیں نے اپنی بیوی کو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جلسہ میں شامل ہونے پر یہ معجزہ دکھایا ہے۔ پس اس کے بعد ان کے دل میں بیٹھا کہ جماعت کی وجہ سے ہی ہوا ہے تو انہوں نے فوراً بیعت کا فیصلہ کیا اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

تو اللہ تعالیٰ کے بھی ہدایت دینے کے عجیب طریق ہیں۔ گو کہ کئی واقعات ایسے ہیں جو مَیں نے بتائے بھی ہیں کہ افریقہ میں تبلیغ اتنی بھی آسان نہیں، کافی مشکل ہے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اَن پڑھ لوگ ہیں، غریب ہیں اس لئے آسانی سے احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ بالکل غلط بات ہے۔ ان اَن پڑھوں کو بھی جوان کے نام نہاد علماء ہیں انہوں نے اپنی روزی روٹی اور انفرادیت قائم کرنے کے لئے عجیب عجیب قسم کے رسم و رواج اور بدعات میں مبتلا کیا ہوا ہے اور ان علماء کے پیچھے چلنے والے ان سے علیحدہ ہونا بھی نہیں چاہتے اور انہی کی وجہ سے جماعت کی مخالفت بھی ہوتی ہے جیسا پہلے بھی ایک دو واقعات میں نے بیان کئے کہ وہاں افریقہ میں مخالفت کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ تو بہرحال وہاں بھی احمدیت قبول کرنا اتنا آسان نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی لوگوں کے لئے رہنمائی کے سامان پیدا فرماتا رہتا ہے اور ہمارے مبلغین اور معلمین کے لئے بھی کہ کس طرح انہوں نے تبلیغ کرنی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سان پیدرو (San Pedro) ریجن کے لوکل معلم ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے جس کے نتیجہ میں اس گاؤں کے امام سمیت پندرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ بعد میں امام نیشنل جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں شامل ہوئے تا کہ جماعت کے افراد کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے۔ جلسہ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور مسجد کے لئے اپنا ایک پلاٹ بھی پیش کیا۔ لیکن یہ سب لوگ شہر کے ایک بڑے امام کے تابع تھے۔ گاؤں میں پہلے جمعہ کی نماز نہیں ادا کی جاتی تھی باوجود اس کے کہ وہاں امام تھا اور وجہ یہ بتائی جاتی تھی کہ شہر سے بڑے امام کو بلا کر پھر کوئی گائے یا بکری ذبح کر کے اس کی دعوت کی جائے اور پھر جمعہ ہو سکتا ہے۔ نہیں تو جمعہ نہیں ہو سکتا۔ اجازت نہیں ہے۔ تو یہ عجیب و غریب قسم کی بدعات انہوں نے وہاں رائج کی ہوئی ہیں اور بڑے مولوی صاحب جو ہیں جب ان کو فرصت ملتی مختلف جگہوں سے دعوتیں کھانے کے بعد جب ان کا نمبر آتا تبھی کسی گاؤں میں جا کے جمعہ پڑھاتے تھے اور اس وجہ سے جمعہ پڑھنا جو ایک بنیادی فرض ہے ایک مومن کے لئے اس سے ان کو محروم کیا ہوا تھا۔ حدیث میں تو آتا ہے کہ تین جمعے جس نے لگاتار چھوڑے اس کے دل پہ داغ لگ گیا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلوات باب فی من ترک الجمعة من غیر عذر حدیث 1125)۔ تو بہرحال ان مولوی صاحبان کی یہ اپنی شریعت تھی۔ تو گاؤں کے اس چھوٹے مولوی کو جب یہ بتایا گیا کہ نماز جمعہ کے لئے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر اس نے واپس گاؤں جا کر لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہم نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی روک نہیں ہے۔ ضروری نہیں ہے بڑے مولوی کی دعوت ہو تو پھر جمعہ ادا ہو گا۔ اس پر گاؤں کے دوسرے لوگوں نے جو احمدی نہیں ہوئے تھے انہوں نے مخالفت کی اور امام کو اپنی مسجد میں جمعہ پڑھانے کی اجازت نہیں دی۔ اس پر امام نے ایک عارضی چھپر بنا کر چند احمدیوں کے ساتھ مل کر نماز جمعہ ادا کی جس پر پھر ان شرارتی لوگوں نے اس چھپر کو توڑ دیا، گرا دیا۔ تو پھر یہ کہتے ہیں کہ اس پہ مَیں لوکل معلم اور چند احمدی احباب کو ساتھ لے کر گاؤں کے چیف کے پاس گیا اور ساری بات بیان کی۔ چیف نے فیصلہ کیا کہ اگر مسجد والے آپ کو مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے تو آپ کسی دوسری جگہ نماز پڑھ لیں۔ جب دو جگہ نماز ہو گی تو لوگ خود ہی فیصلہ کر لیں گے کس مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔ بہرحال کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں اب احمدیت کی بدولت باقاعدہ جمعہ کا آغاز ہو گیا ہے اور باوجود مخالفت کے احباب جماعت بڑی ثابت قدمی سے اپنے ایمان پر بھی قائم ہیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور جمعہ بھی ادا کر رہے ہیں۔

خوابوں کے ذریعہ سے بہت سوں کو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ دنیا میں ہر جگہ اس طرح رہنمائی ہوتی ہے۔ کنور کیرالہ ہندوستان کے مبلغ انچارج ایک نومبائع کی قبول احمدیت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ بیعت سے پہلے وہ نومبائع کافی پریشان رہتے تھے۔ جس پر انہیں کسی نے بتایا کہ آپ کی پریشانی کا حل کثرت سے درود پڑھنا ہے۔ آپ بہت زیادہ درود پڑھا کریں۔ چنانچہ موصوف نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن انہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ دیکھا اور ایک خالی قبر کو بھی دیکھا۔ وہاں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب آپ سے ملاقات ہوگی۔ جب انہوں نے یہ خواب غیر احمدی مولوی کو سنائی تو اس نے کہا یہ مبارک خواب ہے آپ ایک اعلیٰ مقام پر پہنچنے والے ہیں۔ اس خواب کے چند دنوں بعد ایک سفر کے دوران ان کی کسی احمدی سے ملاقات ہوئی جس پر اس احمدی نے کہا کہ آپ کے شہر میں جو مسجد نور ہے وہاں ضرور جائیں۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ ایک دن جماعت کی نور مسجد میں آئے اور جمعہ کی نماز میں شامل ہوئے۔ وہاں ان کا جماعت کے ساتھ تعارف ہوا اور باقاعدہ جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے لگے۔ پھر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ تو کہتے ہیں اس طرح پر واضح ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عنقریب ملاقات کرنے کا مطلب جماعت احمدیہ میں شمولیت تھا۔

پھر بینن کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے معلم حمدی جبریل صاحب ایک مقامی ریڈیو پر تبلیغ کا پروگرام کیا کرتے ہیں۔ ایک دن ان کے پروگرام میں ایک عورت کی کال موصول ہوئی۔ کہنے لگیں کہ میرے لئے حیرت کی بات ہے کہ مسیح کی آمد ثانی ہوگئی ہے اور ہمیں پتا ہی نہیں۔ میں مسلمان ہوں اور میری فیملی عیسائی ہے اور وہ مجھے اس بات پر لاجواب کر دیتے ہیں کہ مسلمان تو خود کہتے ہیں کہ ان کی ہدایت کے لئے مسیح کی آمد ہوگی تب ان کو ہدایت ملے گی۔ تو وہ کہتی ہے کہ آپ میرے گاؤں آئیں اور ان کو تبلیغ کریں۔ چنانچہ اس گاؤں میں چند تبلیغی نشستوں سے اس گاؤں کے 227 افراد نے بیعت کر کے احمدیت قبول کر لی۔

جہاں مولوی کا زور چلتا ہے وہاں وہ ڈرا دھمکا کر احمدیت سے دور کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مولویوں کے اس فعل کی وجہ سے لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ زیمبیا کے شمالی صوبہ کا ایک شہر مپوروکوسو (Mporokoso) ہے اس کے بارے میں وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس جگہ پہ گذشتہ سال جماعت کا قیام ہوا۔ وہاں پر مولویوں نے ایک میٹنگ بلائی (۔ وہاں پرانے مسلمان ہیں۔) جس میں مختلف لوگوں کو مدعو کیا گیا جس میں ایک محمد سعید صاحب بھی تھے جن کا ہماری جماعت سے رابطہ تھا لیکن احمدی نہیں ہوئے تھے۔ میٹنگ کے دوران مولوی کہنے لگے کہ ہم قادیانیوں کو کسی قیمت پر ترقی کرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں بھی یہ لوگ جائیں گے ہم ان کا پیچھا کریں گے اور ان کو ڈرائیں گے دھمکائیں گے اور اگر لوگ جماعت سے پیچھے نہ ہٹے تو ہمیں انہیں جان سے بھی مارنا پڑا تو وہ بھی کر دیں گے۔ ان مولویوں نے سعید صاحب سے کہا کہ تم بھی احمدیوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو۔ (ان کو پتا تھا کہ آنا جانا ہے۔) ان کو دھمکی دی کہ اگر تم نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنا تعلق نہ کاٹا تو ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوا کہ محمد سعید صاحب مولویوں کی اس میٹنگ کے بعد اپنی فیملی سمیت جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے آ کے کہا اچھا تم مجھے دھمکاؤ میں بیعت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اس میٹنگ کے بعد شہر کے کوئی 25 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ڈرانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان پر حق کھل گیا اور جو پہلے احمدی تھے ان سے بھی جماعت کی تعداد مزید بڑھ گئی اور جماعت کی آغوش میں آ گئے۔ یہی حال الجزائر میں ہو رہا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے۔ احمدیت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت آئے گا جب وسیع پیمانے پر لوگ احمدیت میں یہاں بھی شامل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ نیانگا مارا (Nyangamara) میں ایک لمبے عرصے سے جماعت قائم تھی مگر وہاں صرف ایک دو گھرانے احمدی تھے۔ اس سال (یعنی 2016ء میں) مقامی جماعت کے افراد کے تعاون سے وہاں باقاعدہ تبلیغی پروگرام کیا گیا جس میں حاضرین کو خلافت کی اہمیت کے حوالے سے بتایا گیا۔ چنانچہ لوگوں کو خلیفہ وقت کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ ان لوگوں نے ایک غیر از جماعت جس کے پاس ڈش اور ٹی وی تھا اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے ٹی وی پر ایم ٹی اے لگائے۔ چنانچہ اس نے ایم ٹی اے لگایا اور لوگوں کو ٹی وی پر خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس طرح جماعت کے لئے تبلیغ کا نیا رستہ کھل گیا۔ کہتے ہیں اس سال (اسی سال جس سال کا ذکر ہو رہا ہے یعنی 2016ء میں) ہمارا وفد اگلے مہینہ دوبارہ ان کے ہاں تبلیغ کے لئے گیا تو ایک مولوی نے پروگرام کے دوران فتنہ ڈالنے کی کوشش کی اور ہمیں لگا کہ شاید یہ پروگرام کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ لیکن خدا کی نصرت ایسی ہوئی کہ تبلیغی پروگرام اور سوال و جواب کے بعد مقامی لوگوں میں سے بعض جنہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی ان مولوی صاحب کو کہنے لگے کہ اگر احمدی کافر ہیں تو ہم بھی احمدی ہیں۔ تم اس گاؤں سے نکل جاؤ، احمدی نہیں نکلیں گے۔ چنانچہ مولوی کی اس مخالفت کی وجہ سے لوگوں کا جماعت کی طرف زیادہ رجحان ہوا اور کُل 38 افراد نے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی اور نئی بیعت کرنے والوں میں سے ایک نے اپنا ایک پلاٹ بھی مسجد کے لئے وقف کیا اور ایک نومبائع نے کہا کہ چونکہ میرا گھر بڑا ہے نیز دوسرے دوستوں کے گھروں کے قریب بھی ہے اس لئے مسجد بننے تک نماز باجماعت میرے گھر میں ادا کی جائے چنانچہ اب روزانہ اس جگہ جماعت کے دوست اکٹھے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔

تو اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جہاں مخالفت کی وجہ سے یا لالچ دے کر بھی احمدیت سے دور ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ کام ہیں جیسا کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ خود لوگ بعض جگہ تعارف حاصل کر کے آتے ہیں اور ہم ان چیزوں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس بات کو بھی پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کیا کرتا ہے''۔ پھر فرماتے ہیں کہ ''ٹھنڈی ہوا چل پڑی (ہے)۔ اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں''۔ ہوں گے اور ضرور ہوں گے لیکن آہستہ آہستہ ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو مسلمانوں کو بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرنے کے اس بات پر غور کرنا چاہئے جو آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یاد رکھو کہ ''اگر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تاہم زمانہ کے حالات پر نظر کر کے مسلمانوں پر واجب تھا کہ وہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں کسر صلیب کے لئے آیا''۔ اب بجائے اس کے کہ مخالفت کرتے تلاش کرنا چاہئے تھا۔ زمانہ اس بات کا تقاضا کر رہا تھا کہ تلاش کیا جائے۔ فرمایا کہ ''اگر مُلّانوں کو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی مدّنظر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے جیسا ہم سے کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتویٰ لکھ کر کیا بنا لیا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے کہا کہ ہو جائے اسے کون کہہ سکتا ہے کہ نہ ہو''۔ فرمایا کہ ''یہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں یہ بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں''۔ مخالفین بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں ''کہ کسی نہ کسی رنگ میں ہماری بات مشرق و مغرب تک پہنچا دیتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 398-397۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بعض واقعات جو میں نے بیان کئے اور الجزائر اور پاکستان میں بھی لوگ یہی ظاہر کرتے ہیں کہ مخالفت کی وجہ سے احمدیت کا تعارف مزید بڑھ رہا ہے۔ پس ہمیں مخالفت سے کوئی فکر نہیں۔ چاہے الجزائر ہو یا پاکستان یا کوئی اور مسلمان ملک۔ ہماری تبلیغ ان مخالفین کے ذریعہ پہلے سے بڑھ کر ہو رہی ہے اور احمدیت کا تعارف حاصل ہو رہا ہے۔

مخالفین کو اور علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ''یاد رکھو کہ اگر مجھے قبول نہ کرو گے تو پھر تم کبھی بھی آنے والے موعود کو نہیں پاؤ گے''۔ پھر فرمایا ''میری نصیحت ہے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دو اور خدا ترسی سے ان باتوں پر غور کرو اور تنہائی میں سوچو اور آخر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر نیک نیتی سے دعائیں کرو گے تو وہ دعاؤں کو سنے گا اور رہنمائی کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ لوگ اس قابل ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولے۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم حاجی نوح سوین ہینسن (Naji Nuh Svend Hasen) صاحب کا ہے۔ یہ ڈینش احمدی تھے۔ پرسوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 28ء جون 1929ء کو کوپن ہیگن میں پیدا ہوئے۔ مذہبی لحاظ سے ان کا تعلق لوتھرن چرچ سے تھا۔ ڈنمارک کے ایک مشہور فلاسفر اور ڈینش ریفارمر گرونڈوِگ (Grundtvig) سے بہت متاثر تھے اور زمیندارہ خاندان سے ان کا تعلق تھا۔ ہینسن صاحب نے 1951ء میں ٹیکنیکل یونیورسٹی ڈنمارک میں کیمیکل انجنیئرنگ میں ایم۔ ایس۔ سی کی پھر ملائیشیا میں ملازمت کے لئے چلے گئے۔ 26 رجنوری 1956ء میں اسلام قبول کیا اور اسلام قبول کرنے کی ابتدائی وجہ ایک مسلمان خاتون سے شادی کرنا تھی۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے خود ہی اسلام کا بڑا گہرا مطالعہ کیا اور پھر دل و جان سے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا شروع کیا۔ 1964ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ پہلا حج کرنے کی توفیق پائی اور وہاں انہوں نے نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ حج کی ادائیگی میں جو خامیاں اور کمزوریاں رہ گئی ہیں اے خدا تو انہیں معاف فرما دے اور جب میں روحانی لحاظ سے بہتر ہو

جاؤں تو مجھے ایک بار پھر حج کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا اس رنگ میں قبول فرمائی کہ انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق ملی اور پھر احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بار پھر انہوں نے حج کیا اور متعدد عمرے کئے۔ 1965ء میں آپ کا تعلق جماعت سے قائم ہوا۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1968ء میں جب وقف عارضی کے لئے ڈنمارک تشریف لے گئے تو موصوف چوہدری صاحب کے ساتھ کافی رہے۔ اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی لیکن احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو رہے تھے۔ کچھ سوالات ان کے ذہن میں تھے۔ 1969ء میں پاکستان کا سفر کیا۔ حضرت چوہدری صاحب کے ہاں قیام کیا اور سفر کے دوران ربوہ بھی گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف ملا۔ اس وقت تک آپ احمدیت کا بڑا گہرا مطالعہ کر چکے تھے لیکن پوری طرح تسلی نہیں ہوئی تھی تو حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے کے دوران آپ نے ان سے چند سوالات بھی پوچھے اور اس وجہ سے پھر کہتے ہیں کہ وہیں احمدیت کی حقیقت مجھ پر آشکار ہو گئی۔ چنانچہ واپس آ کر 7/اپریل 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اپنی بیعت کا خط بھجوایا اور احمدیت میں شامل ہوئے۔ پھر قادیان بھی ان کو جانے کا شرف حاصل ہوا اور وہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا۔ 74ء سے 88ء تک نیشنل سیکرٹری مال ڈنمارک کے عہدے پر خدمت کی توفیق پائی اور اس نظام کو بہتر کیا۔ 85ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امیر جماعت ڈنمارک مقرر فرمایا۔ اس سے پہلے آپ 27/اپریل 83ء کو نائب امیر مقرر ہوئے تھے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سوین ہینسن صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کی بیوی ملایا کی مسلمان ہیں۔ میاں بیوی محض رسمی مسلمان نہیں بلکہ مخلص اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار نے کم کسی مغربی مسلمان کو اسلام کی اقدار میں اس قدر رچا ہوا دیکھا ہے۔

ان کو قرآن کریم کی اشاعتِ نَو اور ٹرانسلیشن کی بھی توفیق ملی۔ 1989ء میں ڈینش قرآن کریم کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ کے ساتھ شائع ہوا۔ اس میں سوین ہینسن صاحب نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ میڈسن صاحب کے ساتھ نگران کی بہت مدد کی۔ 1986ء سے لے کر دو سال پہلے تک جب تک ان کی صحت رہی تقریباً ہر سال یہاں یوکے میں جلسے پر آتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں جو انٹرنیشنل شوریٰ ہوتی تھی وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی معاونت کا بھی ان کو اعزاز ملا۔ یہ سکینڈے نیوین ممالک کے مشترکہ رسالہ "Aktive Islam" کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 1981ء کو پہلے زعیم اعلیٰ انصار اللہ ڈنمارک کا انتخاب ہوا تو سوین ہینسن صاحب بطور زعیم منتخب ہوئے اور 1986ء تک رہے۔ سوین ہینسن صاحب کی اہلیہ احمدی نہیں تھیں بلکہ بہت زیادہ مخالف تھیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک رکھا لیکن جماعتی خدمات میں بھی کوئی کمی نہیں آنے دی۔ چندہ میں بڑے باقاعدہ تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور اگر مزید گنجائش نکلتی تو جماعتی ضروریات کے لئے ایک الگ اکاؤنٹ میں رقم ڈال دیتے تھے۔ جب ڈنمارک سے ریٹائرڈ ہو کر جانے لگے تو اپنی کار بھی مشن کو دے دی۔ ان کی مالی قربانیوں کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خط میں تحریر فرمایا تھا کہ سوین ہینسن صاحب کی قربانی قابل تقلید ہے۔ یہ ماشاء اللہ شروع سے ہی اخلاص وایثار کا مرقع ہیں اور مالی قربانی کے لحاظ سے نمونہ ہیں۔ کبھی ان کو یاددہانی کی ضرورت نہیں پڑی۔ آگے لکھتے ہیں کہ خدا کرے کہ باقی جماعت کے دوست بھی انہی کی طرح ہو جائیں تو پھر سیکرٹری مال کا کام صرف ریکارڈ رکھنا ہو جائے اور یاددہانیوں پر اسے وقت صرف نہ کرنا پڑے۔ اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب نماز کے بعد میں جنازہ پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی بیوی اور بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے اور احمدیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ □

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

فیملیز 430 کلومیٹر جبکہ Harburg سے آنے والے 470 کلومیٹر اور Berlin شہر سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ بیرونی ملک کروشیا (Croatia) سے آنے والی فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے یہاں آئے اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے مل رہے تھے۔ یہ بھی خوشی ومسرّت سے معمور تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا تھا کہ جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھیں۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر تیس منٹ تک جاری رہا، بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا جس میں 32 فیملیز کے 137 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام ملاقات کا شرف پانے والے افراد جرمنی کی درج ذیل 25 جماعتوں سے پہنچے تھے:

Eppelheim, Leipzig, Radolfzell, Ruedesheim, Herborn, Goeppeingen, Nauheim, Eich, Bielefeld, Mosbach, Giessen, Riedstadt, Herford, Hattersheim, Soltau, Gemuenden, Koeln, Montabauer, Heilbronn، من ہائیم، ہائیڈل برگ، ویزبادن، لمبرگ، گراس گیراؤ اور بُرخسال۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ بیرونی ممالک کینیڈا اور پاکستان سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

شیراز عمران، ولید احمد سعید، عارفین اسلام، ابیر احمد، عبدالرحمٰن، چوہدری یاسین نواز، رانا ثاقب محمود، رمیز احمد، واصف سلام، سالک عتیق، فاتح احمد بٹ، عدیل احمد۔

صبیحہ خالد، راعین احمد، مسکان احمد، باسمہ عادل، لبینہ شاہد، حدیقہ احمد، نیشا احمد، عطیہ بھٹی، پارسا دیول، جاذبہ محمود، عائشہ نواز، مہر النساء احمد، انیشہ احمد، علینہ نور کاہلوں۔

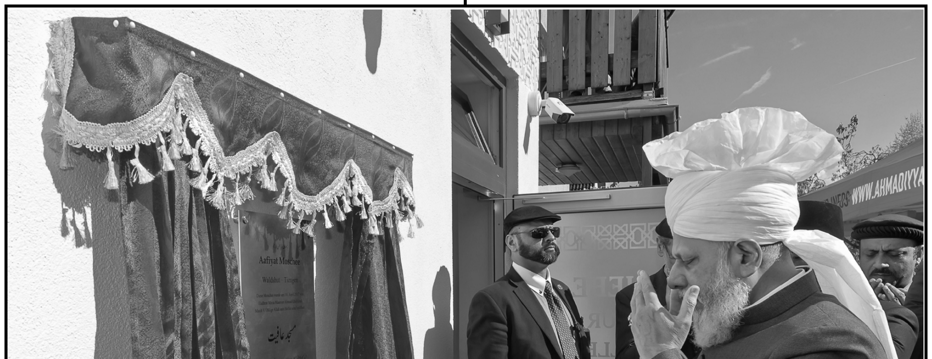

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

10 اپریل 2017ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 45 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

....

مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے لئے شہر Waldshut-Tiengen میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق Waldshut-Tiengen شہر میں ''مسجد بیت العافیت'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر 40 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔

فرینکفرٹ سے Waldshut شہر کا فاصلہ 370 کلومیٹر ہے۔ تقریباً چار گھنٹے 20 منٹ کے سفر کے بعد تین بجے ہوٹل Bercher میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد کے افتتاح کی تقریب کے حوالہ سے یہاں قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے ''مسجد بیت العافیت'' کے لئے روانہ ہوئے اور پانچ منٹ کے سفر کے بعد چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت العافیت میں ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد مرد وخواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا مبارک دن انتہائی خوشی ومسرّت کا دن تھا۔

حضور انور کے مبارک قدم ان کے شہر کی سرزمین پر پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد اور دیدار کا منتظر تھا۔ آج ارد گرد کی قریبی جماعتوں کے لوگ بھی یہاں جمع تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچوں، بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کرکے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

اس موقعہ پر ایک طفل عزیزم مامون اختر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

صدر جماعت عمران بشارت صاحب، ریجنل امیر نصیر بری صاحب اور اس ریجن کے مبلغ شکیل احمد عمر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مسجد کے افتتاح کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے ساتھ ہی اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مسجد میں رونق افروز رہے اور اس دوران مقامی جماعت کے تمام احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور کے استفسار پر صدر جماعت نے بتایا کہ یہاں اس جماعت کی تجنید 121 افراد پر مشتمل ہے۔ آج مسجد کے افتتاح کے موقع پر اردگرد کی جماعتوں سے بھی احباب آئے ہوئے ہیں۔ ملک سوئٹزرلینڈ کا بارڈر یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ سوئٹزرلینڈ سے بھی امیر صاحب اور بعض دوست اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئے ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کیں اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے اور ایک پودا لگایا۔

....

صوبائی ٹی وی SWR Freiburg کی جرنلسٹ کو انٹرویو

مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے صوبائی ٹی وی SWR Freiburg کی جرنلسٹ کوریج کے لئے آئی ہوئی تھی۔ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

* **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ چھوٹا سا شہر ہے تو آپ کی یہاں مسجد بنانے کی کیا غرض ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو یہاں عبادت کرنے کے لئے اپنی جگہ کی ضرورت تھی۔ جس طرح یہودیوں کے Synagogue ہوتے ہیں، عیسائیوں کے چرچ ہوتے ہیں۔ ہر مذہب کی اپنی اپنی عبادگاہیں ہوتی ہیں، ہمیں بھی عبادت کے لئے ایک مسجد چاہئے تھی تاکہ ہم اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرسکیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔

* **جرنلسٹ نے دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا آپ یہاں پر باہمی امن کی گفتگو کریں گے اور امن کے قیام کو پھیلائیں گے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا تو پیغام ہی امن اور محبت کا ہے اور یہی اسلام کی اصل تعلیم ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور دنیا کو بھی اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دکھائیں۔ یہ کام ہمارے لئے بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مقامی مجلس عاملہ اور جماعتی عہدیداران نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

....

مسجد بیت العافیت کی تقریب افتتاح

بعد ازاں پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

مسجد کے قریبی علاقہ میں ایک کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل جماعت کے صدر عمران بشارت صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایک طفل نوید الحق بٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے اور عزیزہ فاتحہ رائے نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شکیل احمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور بعد ازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

....

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہاں کی کاؤنٹی Waldshut-Tiengen کی آبادی 16,700 ہے اور اس شہر Waldshut کی آبادی 24 ہزار ہے۔ یہ شہر جرمنی کے قدیم شہروں میں سے ہے اور 1256ء میں اس کے آباد ہونے کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے۔ اس شہر کا ایک حصّہ جرمنی کے مشہور جنگل Schwarzwald یعنی Black Forest سے لگتا ہے اور شہر کا دوسرا حصہ ملک سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے جاملتا ہے۔ Waldshut شہر سطح سمندر سے 346 میٹر اونچائی پر واقع ہے۔

اس شہر میں 1985ء سے احمدی آباد ہونا شروع ہوئے اور سال 1986ء میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت یہاں خدمت کے کاموں میں پیش پیش ہے۔ ہر سال، نئے سال کے آغاز پر جماعت شہر کی صفائی کرتی ہے۔

مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ شہر کی انتظامیہ نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ دوران تعمیر مقامی Protestant Church نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جماعت کو اپنے ہاں نماز جمعہ اور نماز عیدین کے لئے جگہ دی۔

مسجد بیت العافیت جہاں تعمیر کی گئی ہے یہاں پہلے ایک مارکیٹ تھی۔ قطعہ زمین کا رقبہ 188 مربع میٹر ہے جو ایک لاکھ دس ہزار یورو میں خریدا گیا۔ 23 مارچ 2016ء کو مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور 10 اپریل 2017ء کو تعمیر مکمل ہوئی۔ مسجد کے دو ہال ہیں جن کا رقبہ 10,170 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی سات میٹر ہے۔ عورتوں اور مردوں کے ہال کے علاوہ ایک دفتر بھی بنایا گیا ہے اور اس کے علاوہ ایک کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔

....

لارڈ میئر کی نمائندہ کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر کی نمائندہ Sylvia Dobele صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ سٹی کونسل کی ممبر ہیں اور سوشل پارٹی SPD کی بھی ممبر ہیں۔ موصوفہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آغاز میں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں اور لارڈ میئر کی طرف سے معذرت خواہ ہوں کہ وہ ایک دوسرے پروگرام میں شرکت کی وجہ سے آج یہاں نہیں آسکے۔

میں نئی مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ مسجد بہت خوبصورت ہے اور ظاہری لحاظ سے سوچ بچار کے لئے، اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے لئے بہت موزوں عمارت معلوم ہوتی ہے۔

میں شہر کے لوگوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے ہمارے لئے سہولت پیدا کی کہ ہم اس مسجد کو دیکھ سکیں اور یہ جان سکیں کہ آپ کی روایات کیا ہیں۔ میں سمجھ سکتی ہوں کہ اس مسجد کی شکل میں آپ نے اس شہر کو ایک چھوٹا سا ہیرا دیا ہے۔ جنہوں نے مسجد بننے سے پہلے اس عمارت کی حالت دیکھی ہوئی تھی وہ اب یقیناً خوش ہوں گے کہ اس عمارت کو ایک خوبصورت مسجد کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ میں جماعت کا اس لئے بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اپنے دروازے ہمارے لئے کھولے ہیں اور ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم آپ کی تعلیم سے واقف ہوسکیں کیونکہ یہاں پر کئی مذاہب ہیں اور ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو کھل کر اپنی تعلیم بتائی جاسکے اور ایک دوسرے کی تعلیم بھی سنی جاسکے۔ ہم اس بات کو بہت اہم سمجھتے ہیں کہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن سے رہیں۔ میں خواہش رکھتی ہوں کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے۔ جس طرح آپ نے تعاون کیا اور اچھا تعلق رکھا، آئندہ بھی ایسا تعاون اور تعلق رہے گا۔

مسجد پر لکھے ہوئے آپ کے کلمہ کے بارہ میں کچھ تحفظات شہر کے لوگوں میں تھے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے خود آگے بڑھ کر ان کو دور کیا اور آپ نے بتایا کہ اس دنیا کا ایک ہی خالق ہے اور تمام مذاہب کا ایک ہی خالق ہے اور ایک ہی اللہ ہے جو سب کا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ ایسے تحفظات پیدا ہوئے۔

آخر پر موصوفہ Dobele صاحبہ نے عرض کیا کہ میں خواہش رکھتی ہوں کہ آپ کی مسجد ہمیشہ آباد رہے اور بہت لوگ یہاں آئیں۔

....

Waldshut-Tiengen کاؤنٹی کے قصبہ Lorrah کے میئر کا ایڈریس

بعد ازاں ڈاکٹر Michael Wilke نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف Waldshut-Tiengen کاؤنٹی کے قصبہ Lorrah کے میئر ہیں۔ ڈاکٹر Wilke نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آج آپ کا بہت مشکور ہوں کہ مجھے اس مجلس میں مدعو کیا گیا۔ میں نے آپ کی دعوت کو بہت خوشی سے قبول کیا کیونکہ میں پہلے سے آپ کو جانتا تھا۔

موصوف نے کہا کہ یہاں اسلام سے ایک خوف، ایک ڈر موجود ہے کیونکہ قریباً ہر روز دنیا کے مختلف حصوں جیسے برلن، سٹاک ہالم، لندن اور پیرس میں کچھ افراد اسلام کے نام پر دہشتگردی پھیلا رہے ہیں اور قتل و غارت کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ڈر پیدا ہوتا ہے اور پھر اس کے

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

نتیجہ میں لوگوں میں اسلام سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ اجنبیت ختم کر کے آپس میں واقفیت اور تعلق پیدا کیا جائے۔ ایک دوسرے سے ملنا چاہئے تا کہ تعارف بڑھے۔

موصوف نے کہا کہ دو سال پہلے جماعت کے احباب میرے پاس آئے اور یہ پیشکش کی کہ جس طرح باقی جرمنی میں نئے سال کے آغاز کے موقع پر ہماری کمیونٹی شہر کی صفائی کرتی ہے اسی طرح ہم بھی اپنے شہر کی صفائی کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس شہر کے معاشرہ میں ہم اپنا حصہ ڈال سکیں۔ مَیں اس پر جماعت کا شکر گزار ہوں۔ لیکن ایک خوف بھرے ماحول کو ٹھیک کرنے کے لئے اَور بھی بہت کچھ کرنا ہے۔

مجھے اس بات کا فخر ہے کہ مَیں ایک ایسے شہر کا میئر ہوں جس میں 112 مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں اور ہم مل جُل کر رہتے ہیں۔ دس سال سے ہم رمضان کے دوران اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ افطاری کے فنکشن بھی کرتے ہیں جوڑ ختم کرنے کے لئے بہت مثبت عمل ہے۔

ڈاکٹر Wilke نے کہا کہ مَیں آپ لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ مختلف طریقوں سے ہماری مدد کریں کہ لوگ آپس میں مل کر بیٹھیں۔ آپس میں ملیں اور تعارف بڑھے تا کہ ہم بھی آپس میں مل کر اسلام کی امن کی تعلیم پھیلا سکیں۔ اب آپ کی نئی زندگی مسجد کے ساتھ شروع ہو رہی ہے۔ مَیں آپ کے لئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

....

پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری کا ایڈریس

اس کے بعد شہر Tiengen کے پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Stockburger نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا

سب سے پہلے میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

ہر مذہب کا اپنا انداز اور اپنی روایات اور اپنی تاریخ ہوتی ہے اور اپنے مقدس مقامات اور تہوار اور مقدس شخصیات ہوتی ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب میں مختلف روایات بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن ایک بات پر ہم سب کی رائے برابر ہے اور وہ یہ کہ خدا ایک ہے۔ یہ رائے یورپ میں تو اکثریت کی ہے۔ لیکن اگر آپ ایک ہندو سے پوچھیں تو اس کو تو ایک خدا کا نظریہ رکھنے کی مشکل پیش آئے گی۔ اب حل اس کا صرف یہی ہے کہ سچا مذہب خود بخود واضح ہوتا چلا جائے گا اور کامیابی حاصل کرتا چلا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی راہ نہیں۔ بس سچائی کو کامیابی حاصل ہوگی۔ سچائی کی کامیابی اور فتح کی بنیاد پیار اور محبت پر ہوگی۔ پیار اور محبت کو تو جنگ وجدال کے بغیر کامیابی ملتی ہے۔ اب اگر پیار اور محبت کو ہم نے پھیلانا ہے تو اس کے لئے سب سے ضروری یہ ہے کہ رواداری دکھائی جائے۔ مختلف عقائد جو امن پر مبنی ہیں ان میں کوئی روک نہیں پیدا کرنی چاہئے۔

ہم سب کا اپنے عقائد پر ایمان رکھتے ہوئے اکٹھا رہنا ہر حال میں ممکن ہے اور ہمیں لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بے شک انجانی چیز سے ڈر تو بعض اوقات لگتا ہے۔ لیکن اگر ہم انسان ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے تو وہ ڈر اور خوف ختم ہو جائے گا۔

موصوف نے آخر پر کہا کہ مَیں اس بات کو دوبارہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کو مدِّنظر رکھنا ہو گا کہ ہم سب ایک خدا کے ہی بچے ہیں اور ہم سب ایک ہی گھر میں بس رہے ہیں۔ اس گھر کا ایک آئین بھی موجود ہے۔ اس میں ہر انسان کو حقوق میسر ہیں کہ ہر انسان کو اس طرح کا عقیدہ رکھنے کی اجازت ہے جو وہ چاہتا ہے۔ یہ انسانی حقوق ہیں جو آئین میں انسان کو آزادی دیتے ہیں۔ اور اس طرح ہم لوگ جرمنی میں مختلف مذاہب کی صورت میں رہ سکتے ہیں۔ ہمارے لئے اکٹھے رہنے میں کوئی مشکل نہیں ہونی چاہئے اور خاص طور پر آپ کی جماعت کے جو مختلف پروگرامز ہیں وہ اس طرز کے ہیں جن میں ہم بطور عیسائی اچھی طرح شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کی مجھے نہایت خوشی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آگے چل کر ہمارا اکٹھا رہنا پیار اور محبت سے ہی مزید بڑھتا چلا جائے گا۔ میں نے امیر صاحب کی تقریر سے سنا کہ آپ کی جماعت دوسرے ممالک میں عیسائیوں کو بھی عبادتگاہ مہیا کرتی ہے۔ یہ تو بہت ہی اچھا کام ہے۔ اس طرح سے اکٹھے رہنا بالکل ممکن ہے۔ پیار اور محبت سے ہی مل کر چلا جا سکتا ہے۔ شکریہ کہ مجھے آپ نے دعوت دی اور بطور پادری کے ادھر بات کرنے کی بھی اجازت دی۔ شکریہ۔

....

مسجد بیت العافیت کی تقریب افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں سات بجکر سات منٹ پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضورِ انور ایّدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ابھی جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی بنیاد پہ اور پھر بعض مقررین کے کہنے پہ کچھ نوٹس بنائے تھے لیکن میں مسٹر Stockburger صاحب کا شکر گزار ہوں جو پریسٹ ہیں انہوں نے میرا کام بہت آسان کر دیا اور بہت ساری باتیں جو امن کی اور مذہب کے بارہ میں مَیں نے کہنی تھیں وہ انہوں نے میری طرف سے کہہ دیں۔ اس کے لئے ان کا شکریہ۔

بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے کہ مختلف مذاہب ہونے کے باوجود اگر مختلف مذاہب آپس میں مل جُل کر رہیں۔ اسی لئے قرآنِ کریم نے عیسائیوں کو بھی، یہودیوں کو بھی اہلِ کتاب کو مسلمانوں کی طرف سے یہ پیغام دیا، آنحضرت ﷺ کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ آؤ ہم اُس بات پر مل کر کام کریں، اُس کلمہ پر ہم آ کر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ مشترک کلمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ایک اختلاف ان سے مَیں یہاں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندو ایک خدا کو نہیں مانتے۔ اصل میں ہندو بھی ultimately باوجود اپنے مختلف دیوتاؤں کے ایک خدا تک پہنچتے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے، مختلف قوموں کے لئے آئے مختلف زمانوں میں آئے اور اگر سب اللہ کی طرف سے آئے اور اُس خدا کی طرف سے آئے جو اس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، اس خدا کی طرف سے آئے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تو پھر پیغام بھی ایک ہونا چاہئے تھا اور وہ پیغام ایک ہی تھا کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہو۔ اِسی لئے ہم جو حقیقی مسلمان ہیں وہ تمام انبیاء پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام قوموں میں تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء آئے، وہ فرستادے اور نیک لوگ آئے جنہوں نے مذہب کو قائم کیا۔ پس جب سب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ ایک دوسرے سے جنگیں کرو، لڑائیاں کرو۔ ایک دوسرے سے اختلافات کرو۔ بلکہ اگر قرآنِ کریم کو غور سے پڑھیں تو وہاں جب جنگ کی اجازت آنحضرت ﷺ کو دی گئی تو وہ اجازت ایک لمبے عرصہ کی جو persecution مسلمانوں پر ہوئی جب آپؐ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اس کی وجہ سے دی گئی اور جو آیت قرآن کریم میں اس اجازت کے بارہ میں ہے اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ان ظالموں کے ہاتھوں کو نہ روکا تو پھر یہ ظلم بڑھتے چلے جائیں گے اس لئے ان کو سزا دینا ضروری ہے اور قرآنِ کریم میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ان کو سزا دینا اس لئے ضروری ہے کہ اگر ان کو نہ روکا گیا تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی temple باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جہاں لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

پس ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنی مسجد میں عبادت کرنے کے لئے آتا ہے اور جب وہ اپنی مسجد کی حفاظت کی خواہش رکھتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ چرچ کی بھی حفاظت کرے وہ یہودی synagogue کی بھی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ بھی پیار اور محبت سے رہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر اگر عمل ہو تو پھر محبت پیار اور بھائی چارہ پھیلتا ہے۔

ہمارے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کی گئی جس میں خلاصہ یہی بیان کیا گیا کہ تم لوگوں کے حق ادا کرو۔ غریبوں کے حق ادا کرو۔ یتیموں کے حق ادا کرو۔ مسافروں کے حق ادا کرو اور ان کی مدد کرو۔ خدمتِ خلق کے کام کرو اور پھر یہ بھی اس میں بیان ہوا کہ نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ زکوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنے مالوں کو پاکیزہ کرو۔ اور مال پاکیزہ کس طرح ہوتا ہے؟ مال پاکیزہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے رستہ میں خدمتِ خلق کے کام میں خرچ کرنے سے ہوتا ہے۔ پس یہ حقیقی مسلمان تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں اور ہم احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جہاں

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

احمدی مسلمان پوری دنیا میں تبلیغ کرتے ہیں، اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سکول اور ہمارے کالج اور ہمارے ہسپتال جو دنیا کے مختلف غریب ملکوں میں، افریقہ کے ملکوں میں یا ایشیا کے غریب ملکوں میں قائم ہیں۔ اس لئے کہ انسانیت کی خدمت کریں اور بغیر کسی امتیاز کے خدمت کرتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے نوّے فیصد مریض عیسائیوں میں سے ہیں۔ ہمارے سکولوں کے طلباء میں سے نوّے فیصد طالبِ علم عیسائیوں میں سے ہیں یا لامذہبوں میں سے ہیں یا دوسرے مذاہب میں سے ہیں۔ اور جو اُن میں سے ذہین ہیں اُن کو ہم بغیر کسی امتیاز کے وظیفے بھی دیتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک انسان کا حق ہے کہ اگر بعض حالات کی وجہ سے وہ بعض چیزوں سے محروم کیا گیا ہے تو جس حد تک اس کی مدد ہو سکتی ہے اُس کی محرومیت کو ختم کیا جائے اور یہی انسانیت کی خدمت ہے۔

یہاں مسجد کا ذکر ہو رہا ہے مسجد عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے لیکن قرآنِ کریم میں یہ بھی ذکر ہے کہ تمہاری یہ نمازیں تمہارے لئے ہلاکت کا باعث بن جائیں گی۔ کیوں ہلاکت کا باعث بن جائیں گی؟ ایک طرف اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری عبادت کرو دوسری طرف کہتا ہے کہ تمہاری عبادت جو ہے، تمہاری نمازیں جو ہیں مَیں تمہارے منہ پر ماروں گا، یہ تم پر الٹا دی جائیں گی کیونکہ تم غریبوں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم یتیموں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم ملک میں فساد پیدا کرنے والے ہو اس لئے تمہاری نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ پس ایک حقیقی مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے یا کسی قسم کے فتنہ اور فساد کرنے کا اسے خیال آسکتا ہے۔

ابھی جب مسجد کے افتتاح کے لئے میں گیا تو آپ کے ایک نیشنل ٹی وی چینل نے مجھ سے سوال کیا کہ کیوں اس چھوٹے سے شہر میں آپ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ یہاں احمدی رہتے ہیں یہاں عیسائی بھی رہتے ہیں یہاں یہودی بھی رہتے ہیں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی رہتے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں 120 قومیں رہتی ہیں۔ تو ہر ایک نے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے لئے اپنی اپنی عبادتگاہیں بنائی ہوئی ہیں۔ پس احمدی مسلمانوں کو بھی ایک عبادتگاہ کی ضرورت تھی جو ہم نے بنائی تا کہ اللہ کی عبادت بھی کریں اور انسانیت کی خدمت کے کام مزید بہتر رنگ میں اور پلاننگ سے کرسکیں اور یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی لئے ہم ہر جگہ دنیا میں مساجد بھی بناتے ہیں اور حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔

یہ جگہ ایک زمانہ میں ایک مارکیٹ تھی۔ آج اس کو مسجد میں convert کر دیا گیا۔ اسی طرح جرمنی کے ایک اور شہر میں (میں نام بھول رہا ہوں) ایک جگہ پہلے ایک مارکیٹ تھی بعد میں اس کو مسجد میں بدل دیا گیا۔ وہاں بھی ان کو یہ کہا تھا کہ ایک مارکیٹ تھی جہاں لوگ آتے تھے اور مادی چیزیں خریدتے تھے اب یہ جگہ مسجد میں تبدیل کر دی گئی ہے تا کہ یہاں وہ لوگ آئیں جو روحانی چیز خریدنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے والے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے منصوبہ بندی کرنے والے ہوں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد بن گئی تو مسلمان اکٹھے ہو کر پتا نہیں کیا منصوبہ بندی کریں گے۔ کس طرح شہر کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ بڑا غلط تصوّر ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں جاتی ہے مساجد بناتی ہے وہاں جو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ ہے اس نعرہ کو پہلے سے بڑھ کر زور سے لگاتی ہے اور دنیا کو بتاتی ہے، ہمسایوں کو بتاتی ہے کہ اصل چیز یہ ہے جو ایک مذہب کے ماننے والے کا کام ہے۔ مذاہب فتنے پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے۔ مذاہب کے بانی اور ہر نبی محبت اور پیار پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اس خدا کی طرف سے آئے تھے جو اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا یہ پیغام ہے اور آپ لوگوں کو بھی مَیں یہ پیغام دیتا ہوں۔ ہمارے ہمسائے اب دیکھیں گے کہ یہاں اس عمارت کو جو مارکیٹ سے مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے تو اس مسجد سے جہاں خود عبادت کرنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے وہاں عبادت کرنے کے لئے آنے والے لوگ اپنے اردگرد کے ماحول میں محبت اور پیار بھی بانٹیں گے۔ پہلی مارکیٹ میں آپ رقم دے کر چیزیں خریدتے تھے لیکن یہاں بغیر کچھ خرچ کئے آپ کو محبت اور پیار کے نمونے ملیں گے، محبت اور پیار کے تحفے ملیں گے۔ پہلے آپ اپنی جیب میں سے خرچ کر کے ایک مادی چیز خریدتے تھے اب یہاں وہ لوگ جو اس مسجد میں عبادت کرتے ہیں اپنی جیب سے خرچ کر کے اپنے ہمسایوں کے لئے محبت اور پیار بانٹیں گے اور یہی ایک اسلامی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہے اور یہی احمدیوں کو یہاں دکھانا چاہئے۔ اگر یہ نمونہ نہیں دکھائیں گے تو وہ احمدی مسلمان کہلانے کے قابل نہیں۔ اور اب اس مسجد کے بعد احمدی مسلمانوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہو گی کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ اُن کی تکلیفوں کا خیال رکھیں اور کسی بھی قسم کی نہ روحانی، نہ مادی تکلیف ان کو پہنچائیں۔ اور جب یہ ہوگا تو تب ہی اس مسجد کے اس نام ''عافیت'' کا بھی پاس کرنے والے ہوں گے اور اس کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔ عافیت اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے ایک صفت ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عافیت میں انسان آتا ہے تو ہر شر سے محفوظ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو یہ کہتا ہوں کہ جو میری صفات ہیں ان کو تم اپنی اپنی استعداد کے مطابق اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کی صفت عافیت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم احمدی جو اس علاقہ میں رہتے ہیں اس شہر کے ہر باسی اور خاص طور پر ہمسایوں کو اپنی طرف سے جس حد تک عافیت میں رکھ سکتے ہیں، حفاظت میں رکھ سکتے ہیں، ان کی حفاظت کریں اور کبھی بھی ہمارے سے ان کو کوئی شر نہ پہنچے۔

مجھے امید ہے کہ اگر یہ کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تحفظات ہیں گو کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے تعاون کیا ہمسایوں نے بھی تعاون کیا لیکن یہ بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس شہر کے جو جماعت احمدیہ کو اُس طرح نہیں جانتے جس طرح باقی شہروں میں تعارف ہے تو اس مسجد کے بننے سے یہ تعارف مزید بڑھے گا۔

لارڈ مئیر کی جو قائم مقام محترمہ ہیں انہوں نے اظہار کیا کہ مسجد کی مثال ہیرے کی ہے اور یہ ہیرا یقیناً ہے لیکن اگر احمدی مسلمان اس ہیرے کی پہچان کروانے والے ہوں گے تب ہی ہیرا نظر آئے گا۔ اگر اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کریں گے اگر اپنے شہر میں فتنہ اور فساد پیدا کرنے والے ہوں گے تو لوگ کہیں گے کہ جس کو ہم ہیرا سمجھے تھے یہ تو جعلی چیز نکلی۔ پس اس مسجد کے بننے سے ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ جہاں میں آپ مہمان لوگوں کو کہوں گا کہ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی تکلیف احمدی مسلمانوں سے نہیں پہنچے گی بلکہ مسجد ایک امن اور سلامتی پیار اور محبت کا symbol بن کے ابھرے گی۔ وہاں احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر قرآنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمسایوں کے حقوق بہت وسیع ہیں۔ اس حد تک وسیع ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس حد تک ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک وقت میں مَیں سمجھا تھا کہ وراثت میں بھی ہمسائے کا حق شامل کر لیا جائے گا۔ پس اسلام میں ہمسائے کی یہ اہمیت ہے۔ جب یہ اہمیت ہو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمسایوں کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ مل جُل کر کام کرنے کے لئے ہیں اور ہماری طرف سے کوئی خوف اور کسی قسم کے شر کی امید نہیں رکھنی چاہئے کہ شاید یہ بھی باقی مسلمانوں کی طرح نہ ہوں کیونکہ مسلمان آجکل بدنام ہیں۔

ایک مقرر نے بہت ساری مثالیں دیں۔ بیلجیم کے ظلم کی، قتل کی مثال دی۔ سٹاک ہالم میں حملہ کی اور لندن میں حملہ کی مثال دی۔ لیکن یہی چیزیں بعض مسلمان اپنے ملکوں میں بھی کر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو بھی قتل کر رہے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ مسلمان صرف غیر مسلموں کو قتل کرنا چاہتے ہیں بلکہ یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے جو بھی سامنے آتا ہے جو بھی ان سے اختلاف کرنے والا ہے اُس کو قتل کرتے ہیں اس لئے بیشمار مسلمان، مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ پس آج اگر دنیا کو ضرورت ہے تو پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ اُس نعرہ کی ضرورت ہے جو ہم لگاتے ہیں کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ اور یہی وہ نعرہ ہے کہ اگر ہم اس کو سمجھ سکیں تو پھر مسلمان مسلمان کے بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حق ادا کرے گا اور اصل بنیاد یہ ہے جو بانیٔ اسلام نے کہا کہ میرے آنے کے مقصد دو ہیں جس کی وجہ سے میں اپنی جماعت قائم کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندے کو یہ بتاؤں کہ ایک خدا ہے اور تم اس خدا کو مانو اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو۔ جس طریقے سے بھی کر سکتے ہو اس کے قریب آؤ۔ دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق پہچانے، قطع نظر اس کے کہ کوئی عیسائی ہے یہودی ہے ہندو ہے یا کسی اور مذہب کا ہے یا مسلمان ہے۔ ہر انسان کے حقوق ہیں اور ایک انسان کو قطع نظر اس کے مذہب کے اس کا حق ادا کرنا چاہئے اور جب بھی اسے خدمت کی ضرورت ہو اسے خدمت کرنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ ہم احمدی اس شہر میں بھی اس بات پر عمل کرنے والے ہوں اور آپ لوگوں کی صحیح خدمت کرنے والے ہوں اور یہاں کے لوگ جن کے دل میں ذرا سے بھی تحفظات ہیں ان کے تحفظات دور ہوں اور وہ سمجھیں کہ احمدی مسلمان حقیقت میں پیار، محبت اور بھائی چارہ کے symbol ہیں۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 27 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا کھایا۔

بعض مہمان باری باری آکر حضور انور سے ملاقات کرتے رہے، حضور انور مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔

....

ریڈیو چینل SWR4 کی جرنلسٹ کو انٹرویو

ریڈیو چینل SWR4 کی جرنلسٹ نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ کے مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ جہاں پر بھی ہماری کمیونٹی ہے ہم مسجد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں بھی علاقہ کی کونسل، اتھارٹیز ہمیں اجازت دیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم مسجد بنائیں اور ہم مسجد کی تعمیر کے لئے مناسب اور موزوں جگہ بھی دیکھتے ہیں۔ ہم بہت امن پسند لوگ ہیں۔

* **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ کا کام زیادہ آسان ہوتا جا رہا ہے یا زیادہ مشکل؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب لوگ ہمیں جانتے ہیں اور ہمارا تعارف ہو جاتا ہے تو پھر ہمارا کام آسان ہو جاتا ہے کیونکہ ہر شخص کو امن پسند ہے اور لوگ دیکھتے ہیں کہ ہم امن پسند لوگ ہیں تو وہ ہماری طرف آتے ہیں۔

* **جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ کل بھی کسی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ العزیز۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس پروگرام کی تکمیل کے بعد آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

بعد ازاں آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت العافیت'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

....

مسجد بیت العافیت کی تقریبِ افتتاح میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج اس مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں نے اپنے تأثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے اُن کے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں:

☆ پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Stockburger جنہوں نے اپنا ایڈریس بھی پیش کیا تھا، حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے جو روح آج ہم میں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، میری یہ خواہش ہے کہ جہاں کہیں بھی

آپ جائیں اسی روح کو پھیلائیں جس کے ذریعہ بالآخر ساری دنیا میں امن پھیل جائے گا۔

☆ Basel شہر سے ایک ڈاکٹر مسجد کی افتتاح کی تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف کہنے لگے کہ میری ساری زندگی یہ جستجو رہی کہ مجھے امن پسند مسلمان کہیں مل جائیں۔ آج آپ لوگوں نے میری اس خواہش کو پورا کردیا ہے۔ مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ آج مجھے یہ لوگ مل گئے ہیں۔

☆ ایک خاتون جس کا تعلق کیتھولک چرچ سے ہے کہنے لگیں کہ خلیفہ کے چہرے پر مستقل مسکراہٹ ہے اور پیار جھلک رہا ہے۔ مجھے خلیفہ کے چہرے میں خدا نظر آتا ہے۔

☆ اٹلی سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی اپنے دوست کے ساتھ اس پروگرام میں شامل ہوئی۔ اس لڑکی نے بتایا کہ میرا دوست اس پروگرام میں شامل ہونے سے گھبرا رہا تھا کیونکہ اسلام کے بارہ میں اس کے منفی جذبات تھے لیکن پروگرام میں شامل ہونے اور حضور انور کا خطاب سننے کے بعد اس کا اسلام کے بارہ میں نظریہ بالکل بدل گیا۔ یہاں تک کہ اس نے فوراً اپنے موبائیل سے اپنے کسی دوسرے مسلمان دوست کو میسیج کیا کہ آج مجھے پتہ لگا ہے کہ تمہارا مذہب کتنا خوبصورت ہے۔

☆ ایک البانین فیملی نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب کا ایک ایک لفظ سچا تھا اور وقت کے تقاضوں کے مطابق تھا۔ ہمیں شامل ہو کر بڑی خوشی ہوئی۔

☆ ایک طالبعلم نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ میرے بہت سے دوست مسلمان ہیں مگر مَیں آج اسلام اور اس کی تعلیمات کی بالکل مختلف تصویر لے کر جارہا ہوں۔

☆ ایک مہمان کہنے لگے کہ مجھے حضور انور کی شخصیت اور خطاب نے بہت متأثر کیا ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ حضور انور نے دوسرے مقررین کے ایڈریس سے اُن کی باتیں لیں اور پھر اُن پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جب کہ پوپ صاحب ایسا نہیں کرتے۔

☆ چرچ کی ایک نمائندہ خاتون حضور انور کے خطاب کے بعد بار بار حضور انور کی طرف اشارہ کرتیں اور کہتیں کہ خلیفۃ المسیح کے چہرہ سے روحانیت ظاہر ہو رہی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔

☆ بوزنیا سے تعلق رکھنے والی تین پڑھی لکھی خواتین آج کی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ آج کا پروگرام موجودہ مشکل حالات میں امن کے قیام کے لئے ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ خلیفہ کا خطاب پُرشوکت تھا جس میں آپ نے محبت اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی۔ ہمارے اپنے احمدی ہمسایوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ مقامی جماعت کی کم تعداد ہونے کے باوجود یہ پروگرام بہت ہی منظم تھا۔

☆ ایک مہمان Toni صاحب کہنے لگے کہ خلیفہ کی طرز گفتگو پر میری نظر رہی۔ مَیں نے آپ کی آواز کو نرم محسوس کیا اور آپ کی ذات کو ڈائیلاگ کا متلاشی پایا۔

☆ پروٹسٹنٹ چرچ کی ایک خاتون کہنے لگیں کہ جب پادری صاحب نے ایڈریس کیا وہ اچھی باتیں کیں لیکن اتنا لمبا کردیا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اب یہ چپ ہو جائے۔ پھر اس کے بعد جب خلیفۃ المسیح آئے تو میں نے سوچا کہ خطاب زیادہ لمبا نہ کریں لیکن جب خلیفۃ المسیح نے بات شروع کی تو اتنا زیادہ لطف آیا اور دل پر اثر ہوا کہ دل چاہا کہ اب یہ اپنا خطاب ختم نہ کریں۔ خلیفہ نے بہت دھیمے انداز میں محبت کے ساتھ پیغام دیا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ مجھے آج کی اس تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ میرے بچوں کی احمدی بچوں سے دوستی ہے جب سے ان کی احمدی بچوں سے دوستی ہے مَیں نے ان میں ایک مثبت اور اچھی تبدیلی دیکھی ہے۔ اس وجہ سے مَیں جاننا چاہتی تھی کہ آپ کی تعلیم کیا ہے۔ آج یہاں آنے کے بعد مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ میرے بچے اچھے دوستوں کے ساتھ ہیں اور محفوظ ہیں۔

موصوفہ حضور انور سے ملیں اور کہنے لگیں کہ مجھے اس بات نے بہت متأثر کیا ہے کہ حضور انور مجھے اُٹھ کر ملے ہیں اور میری عزت افزائی کی ہے جبکہ حضور اوپر سٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے اور مَیں نیچے تھی۔ تب بھی حضور میرے لئے جھک کر کھڑے ہوئے۔

☆ سکول کے ایک استاد Volker Mauch نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ احمدی بچیاں میرے سکول میں پڑھتی ہیں۔ ان کی وجہ سے مَیں یہاں آیا ہوں۔ مجھ پر خلیفۃ المسیح کی تقریر نے جادو کرنے والا اثر کیا ہے۔ میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بڑا پُرحکمت تھا۔ آپ نے پہلے مقررین کی باتوں کو غور سے سنا اور پھر ان کے تحفّظات کا بڑی خوبی سے جواب دیا۔ اکثر لوگ اپنی تقریریں لکھ کر لاتے ہیں لیکن خلیفۃ المسیح مقررین کے ایڈریسز کے دوران نوٹس لیتے رہے اور پھر یہاں کے مسائل کا حل بڑی خوش اسلوبی سے پیش کیا۔ مَیں خوش نصیب ہوں کہ آج اس مجلس میں شامل ہوا ہوں۔

☆ پولیس کی سیکرٹ ایجنسی کے ایک ممبر اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کا آج کا خطاب نہایت اہمیت کا حامل تھا۔ آج کے ان حالات میں ایسے ہی خطاب کی ضرورت تھی۔

☆ ایک جرنلسٹ کہنے لگے کہ وہ اس بات پر حیران ہے کہ ایک چھوٹی سی جماعت کی چھوٹی سی مسجد کے افتتاح کے لئے اتنا بڑا مقام رکھنے والا شخص شامل ہوا ہے۔ یہ بات آپ کے خلیفہ کے مقام کی شان کو بلند کرتی ہے اور ان کا اپنی جماعت سے پیار اور شفقت کا اظہار ہوتا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون نے بتایا کہ مَیں نے خلیفہ میں عاجزی ہی دیکھی ہے۔ آپ کے خطاب میں روزمرّہ سے متعلق باتیں اچھی محسوس کیں۔ مَیں اس بات سے بھی بہت متأثر ہوئی ہوں کہ مجھے بطور عیسائی اسلام سے متعارف کروایا گیا اور وسیع معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

☆ ایک مہمان Mr. Bernd نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے مختلف پہلوؤں سے محبت کی تعلیم پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کی شخصیت محبت سے لبریز معلوم ہوتی ہے اور ایسی جماعت پُرامن ہی ہوسکتی ہے۔ موصوف نے اس بات پر حیرانی کا اظہار کیا کہ حضور انور کو اپنی پُرامن تعلیم کی وجہ سے مخالفین کا ڈر نہیں جو آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

☆ ایک خاتون جو Religion Teacher تھیں اُن کا اور اُن کے خاوند کا کہنا تھا کہ آج انہوں نے خلیفہ کا خطاب سنا ہے۔ انہوں نے حقیقی خلافت کی محبت محسوس کی ہے۔

☆ تقریباً آٹھ افراد جن کا تعلق Kindergarden سے تھا اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ سبھی نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ اتنا بڑا رتبہ رکھنے والی ہستی ایک چھوٹی سی جماعت کے پروگرام میں شامل ہوئی ہے۔ ایک خاتون نے بتایا کہ اسلام پر شدّت پسندی کا جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ اس سے اتفاق نہیں رکھتیں کیونکہ بائبل میں اس سے کئی گنا زیادہ شدّت پائی جاتی ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کی بڑائی آپ کی عاجزی میں نظر آتی ہے۔ آپ کے بیانات بھی بہت خوب تھے اور آپ نے اسلام کی امن پسندی کی جو تصویر پیش کی اس کے ذریعہ سے مجھ پر اسلام کے نئے معنے کھلے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ میرا تأثر مثبت ہے اور عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے جو یہ فرمایا کہ پیار محبت اور اخوت کی بہت ضرورت ہے یہ بات مجھے بہت پسند آئی اور تحفظات ختم کرنے کے لئے آپ نے بہت اچھے نکات بیان فرمائے ہیں۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے جو یہ فرمایا کہ ہم ایک ہی پیدا کرنے والے خدا کی تخلیق ہیں یہ بالکل درست بات ہے اور مجھے بہت پسند آئی۔ اس سے امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆ ایک مہمان مرد نے کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہاں کیا ہونے والا ہے مگر مجھے سب بہت پسند آیا ہے۔ اور میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے کس خاص روح کے ساتھ آج بات کی ہے اور صرف یہی نہیں کہ بات کی بلکہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ انسان جو کہہ رہا ہے اس کی زندہ جاگتی مثال بھی ہے اور یہ روح جو آپ کے اندر ہے اتنی طاقتور ہے کہ یہ آپ کے گردونواح کے لوگوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ میں نے آج خلیفۃ المسیح کی موجودگی سے بہت استفادہ کیا ہے۔

☆ ایک مہمان مرد نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کا نہایت اچھا اور انسانی محبت سے پُر تاثر مجھ پر ہوا بلکہ یہاں آپ کی محفل سے مجھے بھی کچھ برکتوں کو سمیٹنے کا موقع ملا اور یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اگر میں آج یہاں نہ آتا تو یقیناً بہت بڑی چیز سے محروم رہ جاتا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مجھے حقیقی اسلام کا تعارف حاصل ہوا جو ٹی وی میں نفرت اور تشدد والے اسلام کے بالکل برعکس ہے اور یہاں سے مجھے اَمن اور محبت ملی ہے اور صرف یہ نہیں کہ لفظاً اَمن اور محبت ملی ہے بلکہ عملی طور پر بھی یہاں ایسے انسان ملے ہیں جو نفرت نہیں چاہتے۔

☆ ایک مہمان مرد نے کہا کہ آج تک میں سوچتا تھا کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں مگر مختلف مذاہب نے مختلف راستے دکھائے۔ مگر آج یہاں آکر مجھے معلوم ہوا کہ مذاہب نے تو بڑے مشترکہ راستے بتائے ہیں نہ کہ اتنے مختلف۔ اور عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے اس بات کو بڑی خوبصورتی سے بیان فرمایا۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے بڑے واضح طور پر باقی تشدد پسند مسلمان اور داعش وغیرہ سے دوری کا اظہار کیا اور ہمیں بتایا کہ اُن کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جو افسوسناک اعمال دنیا میں ہو رہے ہیں اس میں آپ لوگوں کا کوئی قصور نہیں بلکہ اُن کا جو اس تعلیم کو غلط بیان کرتے ہیں اور جیسا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہم سب کا کام ہے کہ محبت اور اخوت سے اس فتنہ کے خلاف کھڑے ہوں۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ آج اس پروگرام کی بہت منظم طور پر تیاری تھی اور جو روحانی اور جسمانی طعام یہاں ملا وہ بہت لذیذ تھا۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام حصول امن کے حوالہ سے بالکل درست ہے کہ کسی انسان کا خدا پر ایمان نہیں ہوسکتا اگر وہ قتل و غارت بھی کرے کیونکہ ایک لحاظ سے کسی معصوم کو قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے خدا پر ایمان کو بھی قتل کیا جارہا ہے۔

11 اپریل 2017ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مسجد بیت العافیت Waldshut میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

Augsburg شہر میں
مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب

آج پروگرام کے مطابق Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب تھی۔

پروگرام کے مطابق صبح دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو ہوٹل سے ملحقہ عمارت Old Pepoles' Home میں مقیم ایک عمر رسیدہ خاتون باہر کھڑی حضور انور کی آمد کی منتظر تھی۔ اس نے حضور انور کو ہوٹل میں آمد پر اور پھر مختلف پروگراموں کے لئے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ کہنے لگی کہ مَیں نے حضور انور سے ملنا ہے۔ چنانچہ یہ حضور انور سے ملی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد کہنے لگی کہ حضور انور کو دیکھ کر مَیں نے ساری دنیا دیکھ لی ہے۔ آج مجھے برکت مل گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد قافلہ Waldshut شہر سے Augsburg کے لئے روانہ ہوا۔ Waldshut شہر سے Augsburg کا فاصلہ 335 کلومیٹر ہے۔

قریباً چار گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد ہوٹل Dorint میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد کے افتتاح کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

چار بجے یہاں سے ’’مسجد بیت النصیر‘‘ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا۔

قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت النصیر میں ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے آقا کی آمد کا منتظر تھا ان کے لئے آج کا دن غیر معمولی برکتیں لئے ہوئے آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کے اس شہر کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے بڑے پُرجوش اور والہانہ انداز میں اپنے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے

اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے لوگ اس موقع پر موجود تھے جو کوریج دے رہے تھے۔

لوکل صدر جماعت مکرم ساجد محمود صاحب، ریجنل امیر مکرم ظفر ناگی صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم عثمان نوید صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

....

یادگاری تختی کی نقاب کشائی

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مقامی جماعت کے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ مقامی جماعت کے افراد میں سے ایک بڑی تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں وقارعمل کے ذریعہ حصّہ لیا تھا اور بعض ہنرمند افراد نے مختلف کام سرانجام دیئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد مقامی مجلس عاملہ، جماعتی عہدیداران اور وقارعمل میں حصّہ لینے والوں نے مختلف گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور آڑو کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد شہر Augsburg کے میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔

بعدازاں حضور انور نے جماعتی کچن کا معائنہ فرمایا اور پھر پروگرام کے مطابق چار بجکر 55 منٹ پر یہاں سے ہوٹل Dorint کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔

....

’’مسجد بیت النصیر‘‘ کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب

ہوٹل سے ملحقہ کانگرس ہال میں ’’مسجد بیت النصیر‘‘ کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کانگرس ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ مقامی صدر جماعت ساجد محمود صاحب، ریجنل امیر مکرم ظفر ناگی صاحب اور مبلغ سلسلہ نوید عثمان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر علاقہ کے میئر Stefan Kiefer، ممبر پارلیمنٹ Christine Kamm، ممبر پارلیمنٹ Harald Guller، ممبر پارلیمنٹ Johann Hausler نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ہال کے اندر تشریف لے آئے جہاں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ملک عثمان نوید صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

....

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ شہر Augsburg جنوبی جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور صوبہ Bayern کا قدیم ترین اور جرمنی بھر کا دوسرا قدیم ترین شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی کا آغاز 15 قبل مسیح میں ہوا۔ اس شہر کی آبادی دو لاکھ 80 ہزار ہے اور یہاں بعض قدیم اور تاریخی عمارات موجود ہیں۔

اس شہر میں احمدی احباب چالیس پچاس سال قبل آ کر آباد ہوئے تھے۔ 1970ء کی دہائی میں یہاں کی مقامی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا استقبال کرنے کی سعادت عطا ہوئی تھی۔

یہاں کی مقامی جماعت گزشتہ کئی سالوں سے Blood Donations، چیریٹی واک، فنڈ ریزنگ، شجرکاری اور بے گھر لوگوں کو کھانا مہیا کرنے کے ذریعہ اِس شہر کی خدمت کر رہی ہے۔

مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ ستمبر 2009ء میں مسجد کی تعمیر کی اجازت شہر کی انتظامیہ کی طرف سے موصول ہوئی۔ قطعہ زمین کا رقبہ 1055 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ اکتوبر 2008ء میں دو لاکھ 95 ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا۔ مسجد کی تعمیر کا کام مارچ 2016ء میں شروع ہوا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے لئے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 55.97 مربع میٹر ہے۔ مینارہ کی اونچائی 6.50 میٹر ہے جبکہ گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ مجموعی طور پر کُل Covered ایریا 225 مربع میٹر ہے۔ ایک دفتر اور لائبریری بھی موجود ہے اور کچن کی سہولت بھی حاصل ہے۔ سات گاڑیوں کی پارکنگ بھی ہے۔

یہ مسجد سڑک کے اوپر واقع ہے اور ہر گزرنے والا اس کو دیکھتا ہے۔

....

ڈاکٹر Stefan Kiefer میئر Augsburg کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ڈاکٹر Stefan Kiefer میئر Augsburg نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج کا دن جماعت احمدیہ جرمنی اور جماعت احمدیہ Augsberg کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج آپ کی ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

آج کے اس دن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ خلیفۃ المسیح جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ ہیں بنفس نفیس اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔

خلیفۃ المسیح پوری دنیا میں امن کا پیغام دیتے ہیں۔ آپ امن کے سفیر ہیں اور امن کے خطابات فرماتے ہیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کی امن، بھائی چارہ اور رواداری کے قیام کی کوششوں کے لئے مشکور ہیں۔

موصوف نے کہا کہ آج کے اس دور میں جب کہ ہم مادی طور پر ایک سختی کے دور سے گزر رہے ہیں یہ خطرہ رہتا ہے کہ آپس میں نفرتیں پیدا ہو جائیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ یہ بتایا جائے کہ مذہب کس طرح آپس میں پیار اور محبت پیدا کرسکتا ہے جس سے لوگوں کو تحفظ ملتا ہے اور آج کا دن اس کی مثال ہے۔

مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کے لئے امن اور رواداری کی ایک طاقت ثابت ہوتے رہیں گے۔ جماعت احمدیہ یہاں ظاہری طور پر مقبول ہوچکی ہے۔

میئر صاحب نے آخر پر کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

....

آسمانی بادشاہ

ہم فقیروں کی صدا بس ایک ہے
ہو بھلا سب کا‘ دعا بس ایک ہے

جس کے آگے کوئی اَنہونی نہیں
وہ مرا مشکل کُشا بس ایک ہے

جس کے کُنْ کہتے ہی سب ہونے لگے
قادر مطلق خدا بس ایک ہے

چوٹ پر ڈنکے کی یہ اعلان ہے
ہے ہمارا اِک خدا! بس ایک ہے

ہم تو ہیں بس اس کے در کے ہی فقیر
آسمانی بادشاہ بس ایک ہے

اپنے خالق کو سبھی پہچان لیں
یہ ہمارا مدّعا بس ایک ہے

ہے ہمارا ایک ہی یارِ ازل
جس سے زندہ رابطہ بس ایک ہے

ہیں محمدؐ مصطفیٰ ختمُ الرُّسُل
یوں ہمارا پیشوا بس ایک ہے

عرشِ بالا تک رسائی جس سے ہو
ہاں اسی کا واسطہ بس ایک ہے

احمدِؑ ہندی کی بیعت سے کھُلا
سب سے بڑھ کر باوفا بس ایک ہے

خشک پودے ہیں سبھی ادیان کے
گلشنِ احمد ہرا بس ایک ہے

جس قدر سکّے تھے کھوٹے ہو چکے
سکّۂ احمد کھرا بس ایک ہے

ہے خلافت ہی نظامِ معتبر
دین کی جس سے بقا، بس ایک ہے

میرا مرشد میرا آقا بادشاہ
جو کہ ہے سب سے جدا بس ایک ہے

ہم ظفرؔ منزل پہ ماریں منزلیں
کہ ہمارا راہنما بس ایک ہے

(مبارک احمد ظفرؔ)

صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Christine Kamm کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Christine Kamm نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں آپ کو یہاں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آج کا دن شہر Augsberg کے لئے بہت خوشی کا دن ہے۔ ہم سب کے لئے بہت اچھا دن ہے کیونکہ اس مسجد کی تعمیر اپنے اختتام کو پہنچ گئی ہے اور ہم سب نے یہ خوبصورت مسجد دیکھ لی ہے۔ یہ مسجد ہمارے شہر کے لئے ترقی کا باعث ہے اور خاص طور پر اس سلوگن کے ساتھ جو اس پر نمایاں طور پر درج ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

موصوفہ نے کہا کہ شروع میں یہاں مشکلات پیش آئی تھیں۔ لیکن اب وہ مشکلات یاد بھی نہیں ہیں کیونکہ اتنی خوبصورت مسجد اس جگہ تعمیر ہو چکی ہے۔

مَیں اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ جو پیغام ساتھ لائے ہیں وہ امن، رواداری اور پیار اور محبت کا پیغام ہے۔

مَیں اس بات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ دنیا میں امن، عدل و انصاف اور انسانی حقوق قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور مذہب کے نام پر جنگ و جدال اور دہشتگردی کے خلاف ہیں۔ آپ کا پیغام اور آپ کا کام یہ دکھا رہا ہے کہ آپ لوگ اس شہر کے لئے مفید وجود ہیں۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ مَیں اس مسجد کی تعمیر پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو آپ نے اس شہر کو تحفۃً تعمیر کر کے دی ہے۔

....

صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr.Harald Guller کا ایڈریس

اس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Harald Guller نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ بہت خوبصورت مسجد بنی ہے۔ یہ مَیں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میری پیدائش اس علاقہ میں ہوئی تھی بلکہ حقیقت میں یہ بہت خوبصورت مسجد بنی ہے۔

مَیں اس موقع پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے سارے وقت کے دوران یعنی مسجد کی پلاننگ، تعمیراتی کام اور افتتاح تک ہمیشہ ایک مثالی کردار اور نمونہ دکھایا ہے۔ آپ نے ہر موقع پر تعاون کیا، ہر چیز کھل کر بتائی اور کبھی بھی اخفاء سے کام نہیں لیا۔ پھر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بعض لوگوں نے کیوں مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ بننا چاہا۔

موصوف نے کہا کہ مسجد کی دیوار پر اگر کسی نے شرارت سے کچھ لکھا تو مسجد کی عمارت کو خراب کرنا یا توڑنا بالکل غلط فعل ہے اور اس کی ہمارے معاشرے میں گنجائش نہیں۔

موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف مواقع پر پروگراموں میں شامل ہوتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ آپ کی جماعت ملکی قوانین کی پابندی کرتی ہے اور انتہاپسندی اور تشدّد کے خلاف ہے۔ آپ کی جماعت اسلام کی امن والی تصویر پیش کر کے لوگوں کے خوف دُور کرتی ہے۔

موصوف نے آخر پر مسجد کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا اور آپس میں امن اور محبت سے رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

....

صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr.Johann Hausler کا ایڈریس

بعدازاں صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Johann Hausler نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں سب سے پہلے اس دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے ایسے اہم موقع پر شامل ہونے کا موقع میسّر آیا جو انسان کو ہمیشہ کے لئے یاد رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ Augsburg کے ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایسی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ مسجد میں انسان روحانی مقاصد کے لئے آتا ہے لیکن ساتھ یہ اکٹھے بیٹھنے کی جگہ بھی ہے۔ Augsburg کی چھوٹی سی جماعت نے مسجد تعمیر کر کے ایسا کام کر دکھایا جو دُور دراز تک اس کے مفید پہلو دکھائے گا۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور کا یہاں تشریف لانا شہر Augsburg کے لئے ایک اعزاز ہے بلکہ پورا Bayern صوبہ خوش نصیب ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں آئے ہیں۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ امن کے ایک پیامبر ہیں اور دنیا کے سامنے اسلام کی اصل اور حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ آپ ایک ایسے وقت میں امن پھیلا رہے ہیں جب کہ فساد اور خطرے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ انسانوں کے حقوق اور وقار کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

موصوف نے کہا کہ آج کا دن اس بات کا ثبوت ہے کہ آپس میں امن اور پیار و محبت سے رہنا بالکل ممکن ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے ہمارے شہر میں یہ کر دکھایا ہے کہ کس طرح امن کے ساتھ رہا جاتا ہے۔

موصوف نے آخر پر اپنی پارلیمنٹ کی طرف سے اور اپنی طرف سے بھی مبارکباد پیش کی اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بعدازاں سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

ضرورت بیعت اور امام کے ساتھ وابستگی کی اہمیت پر ایک لطیف مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے امام کی بیعت اور اس سے وابستگی کی ضرورت اور اہمیت کو ایک نہایت خوبصورت، سادہ اور عام فہم مثال کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ایک درخت کے ساتھ بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور ہر ایک شاخ کو بحصّہ رسد خوراک ملتی ہے لیکن اگر ایک سبز شاخ کو کاٹ کر الگ پھینک دیا جائے اور پانی کے تالاب میں رکھا جائے تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ سبز رہ سکے؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اسے پہلے سے زیادہ پانی میں رکھا گیا لیکن یہ پانی اس کے لئے مایۂ حیات نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پر جب تک ایک شخص امام کے ساتھ تعلق پیدا نہیں کرتا اس وقت تک وہ ان فیوض و برکات سے حصہ نہیں لے سکتا جو امام کے ذریعہ ملتے ہیں۔ جب تک سچا پیوند اختیار نہیں کیا جاوے گا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں یہ مثال بڑی ہی قابل قدر ہے اور اس سے بیعت کی ضرورت کا مسئلہ بخوبی سمجھ میں آتا ہے۔ فقط۔

(الحکم جلد 6 نمبر 30 مورخہ 24 اگست 1902ء، صفحہ 4)

(ارشادات نور جلد اوّل صفحہ 103,102)

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں... از صفحہ نمبر 2

فصلوں میں کام کرتی ہیں۔ بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ، کھانے کی تیاری اور دُور دُور سے پانی لانا ان کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی لاکھوں نعمتوں کو بے حقیقت جانتے ہوئے اپنے جانوروں کے ساتھ ساری زندگی جنگلوں میں گزار دیتے ہیں۔

سن 2011ء میں یہ گاؤں مقامی مشنری محب کریم صاحب اور مظفر احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کی تبلیغ سے احمدیت کی آغوش میں آیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت کی مسجد بھی ہے اور مالی قربانی میں یہ جماعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے ۔اس گاؤں کے ارد گرد بہت سی نومبائع جماعتیں ہیں اس لئے یہاں ایک جلسہ نومبائع منعقد کیا گیا جس کا مقصد ارد گرد کے نومبائع دیہات کی تربیت بھی تھا۔

چنانچہ 20 اکتوبر 2016ء بروز جمعرات جب مرکزی وفد ایک طویل سفر طے کر کے پانی کا نالہ عبور کرتے ہوئے اس گاؤں میں پہنچا تو نعرہ ہائے تکبیر سے اُن کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا۔ ''پِل'' زبان میں ترجمہ کے بعد مرکزی وفد کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد قصبہ کے صدر صاحب نے اخلاص سے پُر دلکش انداز میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں نئے احمدیوں میں سے بعض صدران اور اماموں کو سٹیج پر دعوت دی گئی تا کہ وہ اپنے تأثرات کا اظہار کر سکیں اور بتائیں کہ احمدیت نے ان کو کیا دیا۔

صدر جماعت Kpebera نے کہا ''ہم تو اندھے اور جاہل تھے۔ احمدیت آئی اور ہمیں مذہب کی آنکھیں دیں۔ ہم پورے ملک میں اَن پڑھ، جاہل اور قابلِ نفرت سمجھے جاتے ہیں مگر جماعت نے ہمیں سینے سے لگایا۔ اور ایمان دیا۔ اَب مرد بھی نماز پڑھتے ہیں اور عورتیں بھی نماز پڑھنے لگ گئی ہیں۔ ہم احمدی مبلغین اور معلمین کے لئے دعا گو ہیں کہ ان کی بدولت ہم نے شہر بھی دیکھ لئے ہیں اور جلسوں میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

صدر جماعت Dorou نے کہا ''ہمیں تو احمدیت نے اسلام سکھایا ہے۔ جلسہ سالانہ پر گئے تو کسی نے فرق نہ کیا۔ سب گاؤں اور شہر کے لوگ ایک تھے۔ نہ کوئی لڑائی ہوئی نہ کوئی جھگڑا ہوا۔ احمدیت نے ہمیں دینی سوجھ بوجھ دی اور اللہ نے فضل کیا اور ہم سب نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں۔

صدر جماعت Makara نے جماعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ''لوگو! یہ حق کا رستہ ہے جس نے ہمیں زندگی دی۔ یہی اصل مذہبِ اسلام ہے جس نے ہمیں محبت سکھائی۔ غیر احمدی امام Gamia نے ہم میں فساد ڈال کر محبت ختم کرنے کی کوشش کی مگر احمدیت نے ہمیں ایک کر دیا۔

صدر جماعت Sinatori جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے کہ جماعت نے ہم جنگل والوں کو انسان بنا دیا۔ یہاں باپ کو بیٹا سلام نہیں کرتا تھا۔ آج احمدی معلمین اور مبلغین کی بدولت باپ بیٹے کو بھی سلام کرتا ہے۔

اس کے بعد مجبی کریم صاحب مقامی مبلغ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ یوکے اور جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل مبلغین کرام ثمر احمد صاحب اور محترم بہزاد احمد صاحب نے تقریر کی جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہاں کے احمدیوں کو دیکھ کر اور ان کی محبت دیکھ کر ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ واقعی افریقہ کے جنگلوں میں بھی امام الزمان کا پیغام پہنچ گیا ہے۔ اور یہ سب خلافت کی برکات ہیں اس لئے خلافت سے ایک پختہ تعلق ہماری ذمہ داری اور ہماری نسلوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے بعد چند بچوں نے جو ختم قرآن کے قریب تھے، قرآن مجید پڑھ کر سنایا جس پر امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے

ان کو انعام دیا۔ آخر میں امیر صاحب بینن نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔

نماز ظہر کے بعد تمام مہمانان نے مل کر کھانا کھایا جو وہاں کی لجنہ نے تیار کیا تھا۔ یورپ سے آئے ہوئے مبلغینِ کرام نے یہاں کی بچیوں کو اسکارف اور بچوں کو تحائف دیئے ۔جس سے یہاں کے لوگوں کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی ۔ جلسہ میں 7 جماعتوں کے 202 مرد و زن نومبائعین نے شرکت کی۔ الحمدللہ۔

... ...

بقیہ: جس کو ملنے سے روح جگمگانے لگے

از صفحہ 4

لکھنے والوں کے نام کا پتہ ہوتا ہے اور یہ بھی علم ہوتا ہے کہ کون مجھے خط لکھتا ہے اور کون نہیں لکھتا۔ ایک مرتبہ بیرون ملک سے آئے ایک دوست ملاقات کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ملاقات کے بعد مجھے انہوں نے بتایا کہ دورانِ ملاقات میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک قلم بطور تبرک عطا کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے قلم عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے کیا کرو گے۔ میں نے کہا حضور کو دعا کے لئے لکھا کروں گا۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس نام کا خط پہلے تو مجھے کبھی نہیں ملا۔ یہ دوست ملاقات کے بعد آنکھوں میں آنسو لئے بہت ندامت محسوس کر رہے تھے، کہنے لگے واقعی میں اس سلسلے میں بہت سست تھا اور کبھی خط نہیں لکھ پایا اب باقاعدگی سے لکھا کروں گا۔

اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز

قارئین ایک بات خود میرے لئے ابھی تک معمہ ہے کہ حضور یہ خط پڑھتے کس وقت ہیں اور تفصیلی اور مختلف طرز تحریر میں لکھے گئے خطوط پر کیسے حضور کی نگاہ ہوتی ہے۔ ایک تفصیلی خط میں نے لکھا جس میں کوئی آٹھ دس باتیں تھیں۔ ایک بات یہ بھی تھی کہ ہم محترم زرتشت منیر صاحب کے ساتھ ایک شام کر رہے ہیں حاضرین کے لئے ہم بریانی بنوا رہے ہیں۔ دیگر امور کی راہنمائی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد تھا کہ ''صرف بریانی کیوں۔ اچھا کھانا بنوائیں''۔

میں نے جو لکھا کہ سمجھ نہیں آتی کہ حضور انور یہ خطوط کس وقت پڑھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ صبح سے لے کر نماز عشاء تک تو حضور انور کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ساری دنیا کے سامنے ہے۔ سارا دن نمازوں، عبادت، دفتری امور کے ساتھ ساتھ انتظامی امور سے متعلق راہنمائی لینے والے ملاقاتیوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، شام کو کوئی بیس پچیس فیملیاں ملاقات کے لئے ہوتی ہیں ہر فیملی میں دو تین ممبر بھی ہوں تو چالیس پچاس افراد بن جاتے ہیں اُن سب کو حضور انور ملاقات کا شرف بخشتے ہیں اور یہ ملاقاتیں صبح سے لے کر شام گئے تک جاری رہتی ہیں۔ پچھلے دنوں کی بات ہے کہ دن کے کوئی دس بجے کے قریب خاکسار حضور انور سے ملاقات کر کے واپس اپنے کام پر گیا۔ شام کو پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کے دفتر جانا ہوا تو معلوم ہوا کہ ملاقاتوں کا سلسلہ اُسی طرح جاری ہے اور اب فیملی ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ یہ ملاقات بھی عام ملاقات نہیں بلکہ ہر کوئی ایک نئی زندگی اور نئی عقیدتیں لے کر نکلتا ہے۔ کسی دنیاوی لیڈر سے اگر ہم روز ملیں تو شائد معمول کی بات بن جائے لیکن میں نے یہاں عجیب نظارے دیکھے ہیں۔ ہر وقت ساتھ رہنے والے محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بھی ہر مرتبہ ملاقات کے لئے دفتر اندر جانے سے پہلے ادب واحترام اور عقیدت سے سرشار لرز رہے ہوتے ہیں اور ہر ملاقات کے بعد حضور کے دفتر سے شاداب سے ہو کر باہر نکلتے ہیں اور ان کے چہرے سے طمانیت کا احساس واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضور سارا دن تو اس طرح انتظامی امور کی اور احمدی احباب سے معمول کی ملاقاتوں میں مصروف ہوتے ہیں حضور اتنی زیادہ تعداد میں خط روزانہ کس وقت پڑھتے ہوں گے۔ جہاں تک میرا قیاس ہے حضور دفتری اور انتظامی امور کے خطوط دن کے وقت پڑھتے ہوں گے جبکہ دنیا بھر سے آئے ہوئے وہ ذاتی خطوط جن میں احمدی احباب اپنے والدین سے زیادہ شفیق امام کو اپنے تمام تر حالات لکھ بھیجتے ہیں ممکن ہے وہ خطوط حضور دن بھر بارہ گھنٹے کام کرنے کے بعد راتے گئے پڑھتے ہوں۔

قوم احمد جاگ تُو بھی جاگ اُس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

سو ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے خط لکھتے رہیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔

معزز قارئین آپ کو ایک اور بات بتاتا چلوں۔ پچھلے سال کی بات ہے۔ ہماری تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ایک درخواست بھجوائی کہ اب سے تین ماہ بعد ہم ایک تقریب کرنا چاہ رہے ہیں جس میں حضور انور سے شرکت کی مؤدبانہ درخواست ہے۔ حضور انور نے اس خط پر ارشاد فرمایا کہ آپ تقریب کریں میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔ ہم نے تقریب کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اب تقریباً دو ماہ سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔ خاکسار کو خوش قسمتی سے ملاقات کا موقع مل گیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور تقریب اب کچھ ہی دنوں میں ہے اور حضور انور نے ہم سے شرکت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ سن کر مسکراتے ہوئے اپنے خط کے ہو بہو الفاظ فرمائے کہ میں نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ میں آؤں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا آپ تقریب رکھ لیں میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔ خاکسار نے ملاقات کے بعد مجلس عاملہ کو بڑے افسردہ دل سے بتایا کہ ہر چند کہ میں نے اپنی بہترین کوشش کی لیکن تین ماہ کے بعد بھی حضور کو اپنے الفاظ ہو بہو یاد تھے۔ اس لئے ٹوٹے دل کے ساتھ ہی سہی لیکن ہم نے پروگرام کی تیاری جاری رکھی۔ یہ الگ بات ہے کہ ہماری خوش قسمتی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہماری اس تقریب میں رونق افروز ہوئے اور ہماری حوصلہ افزائی کے لئے تقریباً پچاس منٹ تک تشریف فرما رہے۔

ایک مرتبہ کوئی سات آٹھ سال پہلے میں اچانک بہت بیمار ہو گیا۔ ہوا یوں کہ اپنڈکس Burst ہو گیا اور حالت غیر ہو گئی۔ تین دنوں کے بعد آپریشن ہوا اور ڈاکٹر کہنے لگے کہ زندہ بچ جانے پر حیرانگی ہے۔ ویسے مجھے بھی بیہوش ہوتے یہی لگا تھا کہ دنیا خدا حافظ۔ بہرحال ہسپتال جاتے ہوئے بھی اور وہاں سے بھی حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کا خط لکھا تھا۔ پھر صحت یاب ہونے کے بعد حضور کو لکھا کہ گھر آ گیا ہوں۔ یہ خط لکھ کے ایک دوست کو دیا کہ مسجد پہنچا دو۔ کوئی بیس پچیس دنوں بعد اس ''جلد باز'' دوست سے ایک بازار میں ملاقات ہوئی۔ کہنے لگے کہ خط دستی دینا ہے کہ پوسٹ کر دوں۔ میرے ہاتھ سے شاپنگ بیگ چھوٹتے چھوٹتے بچے۔ اُس کے کچھ دنوں بعد ایم ٹی اے کا ایک پروگرام تھا۔ خاکسار بھی ایک نظم پڑھنے کے لئے جب سٹیج پر جانے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قریب سے گزرا تو حضور انور نے صحت سے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا کہ بیمار ہونے کی اطلاع دی تھی۔ صحت یاب ہونے کا خط نہیں لکھا تھا۔ یہ سن کر مجھے بیماری کے دن کی مشکلات بھول گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

خدا سے یہ دعا کرو سدا یہ سائباں رہے
سدا بہار کی طرح وفا کا گلستاں رہے
چمن کا باغباں رہے
یہ جانتے ہیں آپ بھی اُسی میں آب وتاب ہے
شجر کے ساتھ جو رہے وہ شاخ کامیاب ہے
وہ سبز ہے گلاب ہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے لکھنے والے کبھی یہ خیال بھی نہ کریں کہ ہم نے جو کچھ خط میں لکھا ہے شائد وہ حضور انور کی نظروں سے نہ گزرے۔ امام وقت ایدہ اللہ کی ہر بات ہر قدم اور ہر نگاہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔ اور نگاہِ یار وہ شے ہے جو ذرّے کو بھی زر کر دے والا معاملہ ہے۔ اس لئے ہمیں دعا کے لئے ضرور لکھتے رہنا چاہئے بلکہ جہاں ہم پریشانیوں کے وقت دعا کے لئے لکھتے ہیں وہیں پر ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم خوشی کی خبریں بھی لکھیں۔ اور کوئی بات نہ ہو تو یہ ہی لکھ دیں کہ میں خیر و عافیت سے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ باقاعدگی سے پانچوں نمازیں پڑھ رہا ہوں۔ آپ سب یہ بات مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ حضور کو سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ جب کوئی اپنے متعلق بتائے کہ میں نمازوں میں پابند ہوں۔ گزشتہ دنوں ایک حلقے کی مجلس عاملہ سے ملاقات کے دوران کا واقعہ ہے کہ حلقے کے صدر صاحب نے عرض کی کہ حضور ہم نے چندوں کے نظام کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ خاکسار اس ملاقات میں نہیں تھا لیکن مولانا نسیم باجوہ صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ حضور انور نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تھا کہ مجھے نمازوں کی ادائیگی سے متعلق بتائیں۔

جرمنی کے ایک دوست بتا رہے تھے کہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو سوچ رہا تھا کہ اپنا تعارف کرواؤں گا۔ لیکن میرے تعارف سے پہلے ہی حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے خط مجھے ملتے رہتے ہیں آپ کے دادا جان فلاں جگہ رہتے تھے آپ کے اباجان فلاں شہر میں کام کرتے تھے آپ کے چچا کی دکان وہاں ہوا کرتی تھی۔ وہ دوست کہنے لگے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے باہر نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنا پیارا امام دیا ہے کہ آج میں اتنے برسوں بعد ملنے آیا ہوں تو مجھ جیسے گمشدہ آدمی کو بھی حضور نے پہچان لیا ہے۔

سٹوک میں رہنے والی میری خالہ زاد بہن جو کہ مکرم محمد افضل کھوکھر شہید گوجرانوالہ کی بیٹی اور محمد اشرف شہید کی چھوٹی بہن ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی بار ملاقات کے لئے جا رہی تھیں۔ ملاقات کے بعد مجھے بتانے لگیں کہ ملاقات کے لئے جاتے وقت میں سوچ رہی تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو مجھے جانتے بھی نہیں اس لئے از سرِ نو تعارف کرواؤں گی۔ ملاقات کے چند لمحات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپکے سٹوک والے گھر بھی گیا ہوا ہوں۔

محترم رانا مبارک صاحب آف علامہ اقبال ٹاؤن (مرحوم) نے ایک دن بتایا کہ میں حضور سے ملنے گیا تو حضور نے فرمایا کہ لاہور کے فلاں صاحب کی صحت اب کیسی ہے۔ آپ نے اپنے خط میں اُن کے متعلق لکھا تھا کہ وہ آج کل بیمار ہیں۔ رانا صاحب بعد میں دوستوں کو بتا رہے تھے کہ میرا دل باغ باغ ہو گیا یہ سوچ کر کہ حضور کو میرے خطوط یاد تھے اور تین چار ماہ کے بعد بھی حضور کو اُن بیمار ہونے والے صاحب کا نام یاد تھا جبکہ وہ صاحب لاہور میں بھی بڑے گمنام سے تھے۔

ایک واقعہ جو خاکسار پہلے ایک مضمون میں لکھ چکا ہے وہ دوبارہ لکھتا ہوں کیونکہ وہ اس موضوع سے متعلق ہے جو اس وقت چل رہا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ ملاقات کی درخواست دی۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا ابھی مصروفیت ہے اگلے ہفتے پتہ کر لیں۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اگلے ہفتے خاکسار نے پھر ملاقات کے لئے لکھا تو ارشاد ہوا کہ ابھی مصروفیت ہے پھر کبھی پتہ کریں۔ خاکسار خاموش ہو گیا کسی سے ذکر نہیں کیا۔ اس بات کو پانچ چھ ماہ گزر گئے۔ اس عرصے میں حضور انور نے کتنے لوگوں کو ملاقات کا شرف بخشا ہو گا۔ اگر روزانہ یہ تعداد چالیس بھی ہو تو چھ ماہ میں مجموعی طور پر اندازاً کوئی سات ہزار لوگ مل کر گئے ہوں گے۔ اگر روزانہ خطوط کی تعداد پندرہ سو بھی لگائی جائے تو تقریباً دو لاکھ ستر ہزار خطوط ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ اسی دوران حضور انور نے یورپ کا دورہ فرمایا امریکہ بھی تشریف لے گئے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کو ملکی سطح پر پروٹوکول دیا گیا۔ بہرحال اتنے عرصے میں، مَیں بھی یہ بات تقریباً بھول گیا کہ میں نے ملاقات کے لئے لکھا تھا۔ پھر خاکسار معمول کی فیملی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو پیارے حضور نے خاکسار کا ہاتھ پکڑے پکڑے فرمایا کہ آپ نے کچھ مہینے قبل ملاقات کے لئے پوچھا تھا اُن دنوں میری مصروفیات بہت زیادہ تھیں۔ بعد میں، میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے پوچھا بھی تھا کہ کیا آپ نے ملاقات کے لئے پھر سے پوچھا ہے''۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ شفقت دیکھ کر دل نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا کہ اتنے ممالک کے دورے کے بعد بھی ایک معمولی خادم کے متعلق یاد رہا کہ اُسے ملاقات کا وقت نہیں دیا تھا۔ سبحان اللہ۔

ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ بعض اوقات نام میرے ذہن سے محو ہو جاتے ہیں اور پھر حضور سے ملاقات میں تو انسان ویسے بھی عقیدت ومحبت میں بہت کچھ بھول جاتا ہے۔ کہنے لگے حضور نے کہا آپ کے چچا جان کیسے ہیں کیا نام اُن کا؟ کہنے لگے گھبراہٹ میں چچا کا نام میرے ذہن سے محو ہو گیا۔ میں سوچنے لگا لیکن مجھ سے پہلے حضور نے میرے چچا کا نام لے لیا۔ کہنے لگے کہ ملاقات کے بعد میں نے چچا کو فون کیا کہ اس طرح ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا نام لیا ہے۔ اُن کے چچا خوشی سے سرشار ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں زندگی میں صرف ایک بار حضور سے ربوہ میں ملا تھا اور حضور نے مجھ سے میرا نام پوچھا تھا۔

ہمارے بریڈ فورڈ والے محترم ڈاکٹر باری ملک صاحب نے ایک مرتبہ بتایا کہ حضور انور جب مہتمم بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی حیثیت میں یوکے کے دورہ پر تشریف لائے تو ان دنوں باری صاحب نارتھ ریجن کے ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ حضور محترم میاں محمد صفی صاحب نیشنل قائد یوکے کے ہمراہ بریڈ فورڈ تشریف لائے تو حضور نے کچھ دیر کے لئے باری صاحب کے گھر پر قیام فرمایا۔ خلافت کے بعد حضور انور جب پہلی بار بریڈ فورڈ مسجد المہدی کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائے تو پہلے مسجد بیت الحمد تشریف لائے۔ باری صاحب حضور انور کو

مسجد کے مختلف حصے دکھا رہے تھے تو اس دوران حضور نے محترم باری صاحب سے پوچھا کہ تم اب بھی اُسی گھر میں رہتے ہو جہاں میں آیا تھا۔ باری صاحب کہتے ہیں کہ حضور انور کی زبانی یہ بات سن کر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی۔

پھر باری بھائی نے ایک اور بات بتائی کہ اُن کی دادی جان صاحبہ بہت اچھا ساگ بناتی تھیں اور دعا کی غرض سے ہم وہ ساگ کا سالن بزرگوں کے گھروں میں بھی بھجواتے تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی وہ ساگ کھایا ہوا تھا تاہم اس بات کو اب ایک بہت لمبا عرصہ گزر چکا تھا۔ اکتوبر 2004ء میں حضور انور نے واقفین زندگی احباب کی بریڈفورڈ میں دعوت فرمائی۔ ہم نے بریڈفورڈ کے قریبی قصبہ الکلے کے ایک خوبصورت مقام پر اس دعوت کا انتظام کیا۔ باربی کیو کا انتظام تھا کسی گھر سے ساگ بھی بھجوایا گیا تھا۔ کھانے کے دوران کسی دوست نے بتایا کہ حضور خاکسار کو یاد فرما رہے ہیں۔ خاکسار خدمت میں حاضر ہوا تو حضور انور نے فرمایا ”یہ ساگ ویسا نہیں ہے جیسا آپ کی دادی جان صاحبہ پکایا کرتی تھیں اُس ساگ کا مزا ہی اور تھا“۔ باری بھائی کہتے ہیں کہ خاکسار کو حضور انور کی زبان مبارک سے یہ بات سن کر انتہائی خوشی ہوئی اور حیرت بھی ہوئی کہ اتنا لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی حضور انور کو یہ بات یاد تھی۔

ایک بہت اہم بات جس کا میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قریب رہ کر مشاہدہ کیا ہے وہ یہ ہے کوئی بھی فرد حضور کی محفل میں چھوٹا نہیں ہوتا۔ بلکہ حضور ازرہ شفقت ہر کسی سے اُس کے مزاج، علمی استعداد اور ہنر کے مطابق بات کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی دن ملاقاتوں میں حضور سے ایک ملاقاتی پانچ ملین پاؤنڈ کے پراجیکٹ کے لئے راہنمائی لے رہا ہو اور ممکن ہے کہ اگلا ملاقاتی پانچ ہزار پاؤنڈ والے خدمت خلق کے منصوبے کی بات کر رہا ہو۔ ایک ملاقاتی سائنسدان ہوسکتا ہے اور دوسرا عام سا مزدور، ہنرمند ہوسکتا ہے۔ حضور کسی کو یہ احساس نہیں دلواتے کہ تمہارا یہ چھوٹا سا منصوبہ ہے کسی اور سے جا کر پوچھ لو۔

ایک مرتبہ اردو زبان کی ایک ادبی محفل میں مجھے دو چہرے ایسے نظر آئے جو میرے لئے اور باقی تمام حاضرین کے لئے اجنبی تھے اور جن سے متعلق مجھے گمان نہیں بلکہ یقین تھا کہ انہیں اردو نہیں آتی۔ یہ چہرے ایسے تھے کہ ہمیں بطور انچارج ایک دوسرے سے پوچھنا پڑا کہ انہیں کون جانتا ہے۔ سب نے نفی میں جواب دیا ہاں ایک دو مربیان کرام نے بتایا کہ مخلص احمدی ہیں۔ ایک افریقن دوست تھے اور ایک غالباً انڈونیشین۔ دوران پروگرام خاکسار نے عرض کی کہ حضور آج کی مجلس میں دو افراد ایسے بھی ہیں جنہیں اردو نہیں آتی۔ غالباً وہ صرف حضور کے دیدار کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے اُن دونوں احباب کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا یہ آپ سے اچھی اردو بول لیتے ہیں۔ محفل کشت زعفران بن گئی۔ پھر حضور انور نے افریقن دوست کو ارشاد فرمایا۔ وہ افریقن صاحب اپنی نشست سے اُٹھے اور اردو میں کہنے لگے کہ مجھے اردو شاعری اچھی طرح سمجھ آتی ہے۔ انڈونیشین صاحب نے بھی اردو میں کوئی بات کر کے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک دو نہیں بلکہ دوسو سے زائد ممالک میں رہنے والے احمدی احباب حضور انور کی توجہ اور دعاؤں کا اعزاز پاتے ہیں۔ اگر ہم عرب کے لوگوں سے ملیں تو وہ کہتے ہیں کہ حضور سب سے زیادہ پیار عرب لوگوں سے کرتے ہیں، یورپ والے کہتے ہیں کہ ہم جب چاہیں گاڑی نکالیں اور اگلے دن جا کر حضور کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہم جیسا خوش قسمت کوئی نہیں۔ ایشین احمدی ویسے ہی حضور کو اپنا ہی سمجھتے ہیں، بنگلہ دیش والے تو بہت ہی زیادہ خوش قسمت ہیں اور پھر افریقن احمدی احباب کے لئے حضور کی محبت سب سے سِوا معلوم ہوتی ہے۔ امریکہ کینیڈا، آسٹریلیا، غرض ہر قوم اور ہر خطے کے احمدی احباب حضور انور کی محبت، شفقت اور راہنمائی سے یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے بغیر ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔

اور اب مضمون کے اختتام پر میں وہ بات لکھنے لگا ہوں جس کی وجہ سے کل شام اس مضمون کو لکھنے کی تحریک ہوئی۔ کل شام یونہی جب تنہائی میں، میں نے پچھلے تیرہ سالوں کا جائزہ لیا تو یہ سوچ کر حیران رہ گیا ہوں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ بارہ تیرہ سالوں میں ایک مرتبہ بھی کسی خط میں، ملاقات میں، کسی تقریب کے لئے یا کسی پروگرام کے لئے ”نہیں“ نہیں کہا اور ازراہ شفقت اجازت ہی دی ہے۔ اب اتنے سالوں بعد انکشاف ہوا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے کسی بھی احمدی کو ”نہیں“ کہنا انتہائی مشکل کام ہے۔ اس لئے جب سے اس حقیقت سے آگاہ ہوا ہوں کہ حضور کے لئے کسی کو ”نہیں“ کہنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔ اب سوچا ہے کہ امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے صرف اور صرف دعا ہی کرنی ہے اور صرف دعا کے لئے ہی کہنا ہے۔

شائد کوئی سوچ رہا ہو کہ میں نے تو بیٹے یا بیٹی کی شادی کی تقریب میں بڑی محبت وعقیدت سے دعوت دی تھی، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے معذرت آگئی تھی۔ بات یہ ہے قارئین کہ انتظامی امور کی بات بالکل مختلف ہے اور پوری دنیائے احمدیت میں نظام کو درست رکھنے کے لئے اور اجتماعی مفاد میں حضور انور کو ایسے فیصلے بھی کرنے پڑتے ہیں اور بہت سی تقاریب میں حضور شامل نہیں بھی ہوسکتے۔ حضور انور کی مصروفیات کی ڈائری کئی کئی مہینے پہلے سے بھری ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ ایک آدمی ایک وقت میں دو جگہ نہیں ہوسکتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کب کس کو وقت دیتے ہیں اور اس کی حکمت کیا ہے یہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کچھ سال قبل عیدالفطر کے بعد حضور مسجد بیت الفتوح میں سارے لوگوں کو یعنی چار پانچ ہزار مردوں کے پاس جا کر انہیں شرفِ مصافحہ بخش رہے تھے۔ حضور تیز تیز چلتے ہوئے ہاتھ ملا کر آگے تشریف لے جاتے تھے۔ پوری صف میں سے کسی ایک خوش قسمت شخص کے پاس رک کر ایک آدھی بات بھی فرماتے جو کہ یقیناً بہت بڑی خوش بختی تھی۔ مجھے بھی مصافحے کا شرف حاصل ہوا۔ لیکن کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔ مجھ سے آگے تیسرے شخص کے پاس حضور کچھ لمحات کے لئے رُکے اُس کا حال احوال پوچھا۔ ویسے وہ شخص میری طرح ہی پریشان حال دکھائی دینے والا تھا سو دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر کسی پریشان حال شخص سے ہی بات کرنی تھی تو وہ مَیں سب سے زیادہ موزوں تھا۔ کچھ دنوں بعد اتفاق سے اُسی اجنبی شخص سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے مبارکباد دی کہ عید کے روز اتنے لوگوں کو چھوڑ کر حضور نے آپ کا حال پوچھا۔ وہ دوست بتانے لگے کہ میری صحت اچھی نہیں رہتی۔ میں نے کچھ عرصہ قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کا خط لکھا تھا۔ عید کے دن حضور مجھ سے میری صحت سے متعلق دریافت فرما رہے تھے۔

بہرحال یہ تو چند ایک مثالیں ہیں جو میں نے بغیر کسی خاص ترتیب کے سپردِ قلم کی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے پاس ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ برکاتِ خلافت سے متعلق آپ یقیناً بڑے بڑے ایمان افروز واقعات بھی پڑتے رہتے ہیں، بڑی بڑی زبردست تحریریں بھی پڑھتے ہیں کہ کس طرح دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ خلافت کی برکت سے جماعت کو ترقیات عطا فرما رہا ہے لیکن ان بظاہر چھوٹے چھوٹے واقعات کو دیکھ کر بھی انسان یہ مانے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج اگر دنیا میں امن کی کوئی ضمانت ہے تو وہ خلافت احمدیہ ہی ہے جس میں تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ خلیفہ وقت ہر ہر ملک اور ہر ہر شہر کے احمدیوں کے حالات پر نظر رکھتے ہیں اور سب کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور ہر کسی کو یکساں طور پر براہ راست امام وقت کی راہنمائی میسر ہے۔ دنیا میں اس وقت کوئی دوسرا نظام ایسی مثال پیش نہیں کرسکتا۔

اس لئے ہمیں دعا کے لئے ہمیشہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے رہنا چاہئے۔ یقیناً آج کے دور میں امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی ذات ہے جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ بطور خاص سنتا ہے اور اس کے گواہ ایک دو نہیں لاکھوں کروڑوں ہیں۔ اور ملاقات کو جانے والوں کو میں کہوں گا۔

وصالِ یار کو جانا تو ہو کر باوضو جانا
مجسم باادب رہنا، سراپا آرزو جانا
نگاہِ یار وہ شے ہے جو ذرہ کو بھی زر کردے
اُٹھائے خاک سے اور شہر بھر میں معتبر کردے
جو دانہ خاک میں ملنے کو بھی تیار رہتا ہے
وہی اک دن گلابوں کی طرح گلزار ہوتا ہے
جو عاشق جان دینے کے لئے تیار ہوتا ہے
اُسی کے بخت میں لکھا وصالِ یار ہوتا ہے
عقیدت کے جلائے دیپ اُس کے روبرو جانا
وصال یار کو جانا تو ہو کے باوضو جانا
مجسم باادب رہنا سراپا آرزو جانا

ایک مرتبہ میں ایک ملک سے مشاعرے میں شرکت کر کے لوٹا۔ تین چار دنوں بعد ہی میری ملاقات تھی۔ میں نے سوچا کہ جا کر مشاعرے کی تفصیل بتاؤں گا۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں فلاں ملک مشاعرے کے لئے گیا تھا۔ اس پر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: جی مجھے علم ہے فلاں فلاں شاعر کو داد ملی تھی آگے بتاؤ۔ میں نے عرض کی حضور بس میں دعا کے لئے حاضر ہوا تھا۔

انتخاب کے اگلے روز مجھے پاکستان سے ایک دوست کا فون آیا مبارکباد کے بعد کہنے لگا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انتہائی کم گو اور انتہائی سنجیدہ شخصیت کے مالک ہیں اور انتظامی امور میں دستور اور قوانین کی سختی سے پابندی کرنے اور کروانے والے ہیں۔ فون کے اختتام پر اُس نے دبے لفظوں میں یہ بھی کہا کہ قوانین اور دستور پر پابندی کے معاملے میں آپ کو سخت طبیعت کا کہا جاسکتا ہے۔

خاکسار نے ایک روز ملاقات میں اس دوست کی بات کا ذکر کیا کہ اُس نے کہا تھا کہ آپ کو سخت طبیعت کا کہا جاسکتا ہے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پر بہت اور بہت مسکرائے اور دریافت فرمایا ”کون تھا وہ“؟ میں ہچکچاتے ہچکچاتے نام بتانے کے لئے تیار ہو ہی رہا تھا تو حضور نے فرمایا ”چلیں نام رہنے دیں“ پھر مسکراتے ہوئے فرمایا ”اوہو بے چارہ۔ پتہ نہیں مَیں نے اُسے کیا کہا ہوگا اور اُس نے کیا سمجھ لیا ہوگا“۔

(نوٹ۔ کوئی قاری یہ سمجھ سکتا ہے کہ شائد خاکسار ہر وقت حضور سے سوال ہی پوچھتا رہتا ہے۔ یاد رہے کہ اس مضمون میں لکھے گئے یہ چند ایک سوال گزشتہ بارہ تیرہ سالوں میں پوچھے گئے تھے جنہیں ایک مضمون میں بیان کیا ہے)۔

گناہ اور توبہ کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سُوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پَر ہیں۔ ایک میں شفا اور دُوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پَر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا انجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پَر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کُشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں پڑ جاتا اور ہلاک ہوجاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصومؐ ستّر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہوجاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدلا دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو مَیلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حِرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے، اسی طرح وہ اِنسان بھی گناہ کی حرص نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے جو بالطبع کراہت ہے، حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہوجاوے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 4-3۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ایسے اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق

روزنامہ الفضل ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں مکرم مقبول احمد ظفر صاحب کے قلم سے ایک مضمون ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہومیوپیتھی کے ذریعہ جماعت کو خدمت خلق کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے شفا بخش فلسفہ کو بہت مفید قرار دیا۔ آپؓ نے فرمایا: ’’ایک قسم علاج کی ہومیوپیتھی ہے جس کو علاج بالمثل کہتے ہیں۔ اس قسم کا علاج کرنے والے کہتے ہیں جب سے انسان پیدا ہوا ہے، اور وہ مختلف امراض میں مبتلا ہوتا ہے، اس کو ان بیماریوں سے شفا پانے کے لئے ایک ایسا گُر بتا دیا ہے کہ اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز سے بیماری پیدا ہوتی ہے اس کی قلیل مقدار دینے سے وہ دُور ہو جاتی ہے۔ مثلاً افیون قبض کرتی ہے لیکن جب افیون نہایت ہی قلیل مقدار میں دی جائے تو وہ قبض کشا ہو جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے کیمیاوی ترکیب سے ہر چیز کی تاثیر کو نکال لیا ہے‘‘۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی تجویز کردہ ادویات سے بیشمار لوگوں نے استفادہ کیا جن میں سے ایک حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ بھی تھے۔ چنانچہ ایک روز جب آپؒ کی ضدی سردرد ایک ہومیوپیتھی دوا سے فوراً دُور ہوگئی تو پھر ہومیوپیتھی کا یہی کرشمہ آپؒ کے ذریعہ ظاہر ہوکر بے مثال خدمت خلق اور دنیائے طبّ پر اَنمٹ نقوش چھوڑنے والی پریکٹس کا باعث بنا۔ آپؒ خود فرماتے ہیں: ’’خداتعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تابع جو شفا کا مضمون پیدا کیا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ان میں ایک ہومیوپیتھی شفا کا نظام بھی ہے اور یہ الٰہی نظام شفا کے قریب تر ان معنوں میں ہے کہ اس کی اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازماً قائل ہو جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بغیر یہ شفا کا مضمون سکھایا جاتا۔‘‘

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ذریعہ سے ہی ہومیوپیتھی کا فلسفہ عام آدمی کے دسترس میں آ گیا۔ اس کا سب سے بڑا ذریعہ آپ کی کتاب ’’ہومیوپیتھی علاج بالمثل‘‘ ہے۔ اس کتاب میں متعدّد ایسی مثالیں شامل ہیں کہ عام آدمی نے کس طرح حضورؒ کی ہومیوپیتھی سے استفادہ کرکے خطرناک امراض سے نجات پائی۔ چنانچہ زیرنظر مضمون میں حضورؒ کے بیان فرمودہ مختلف نسخے اور آپؒ کی دست مسیحائی کے کئی نمونے پیش کئے گئے ہیں۔

حضورؒ خود فرماتے ہیں: ’’ایسے مریض جن کے مرض کو مہلک قرار دیا جاچکا تھا اور جن کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہی تھی، خداتعالیٰ کے فضل سے آج بھی زندہ ہیں۔ .... ایک لمبی فہرست موجود ہے جس کے ساتھ ڈاکٹروں اور مریضوں کے بیانات بھی شامل ہیں‘‘۔

☆ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے نہ صرف اپنے دفتر وقف جدید کے تحت باقاعدہ فری ہومیو ڈسپنسری کا آغاز فرمایا بلکہ وقف جدید کے تحت تیار ہونے والے معلّمین کو بھی یہ طبّ سکھائی اور ہومیوپیتھی ڈگریز لینے کے لئے بھی اُن کی حوصلہ افزائی فرمائی تا کہ وہ بےخوف وخطر مریضوں کی مفت خدمت کرسکیں۔ چنانچہ پاکستان بھر میں لکھوکھہا انسان جماعت کی اس خدمت سے مستفید ہونے لگے جن میں اکثریت غرباء کی تھی۔ خلیفۃ المسیح بننے کے بعد MTA پر آپؒ کی طرف سے ہومیوپیتھی سکھانے کے لیکچرز کے بعد تو دنیا بھر کے بےشمار احمدی اس خدمت کے میدان میں نکل آئے اور کئی ممالک میں مختلف مقامات پر متعدّد فری ڈسپنسریاں کام کرنے لگیں۔

☆ 1992ء میں بواڈی غانا میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اجازت اور دعاؤں سے نصرت جہاں سکیم کے تحت پہلے ہومیو کلینک کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہاں ڈاکٹر محمد ظفراللہ صاحب نے حضورؒ کے ارشاد پر سستے داموں ہومیوپیتھی کی دوائیں، گولیاں اور شیشیاں تیار کروائیں اور یورپ وافریقہ میں بھجواتے رہے۔ پھر افریقی بیماریوں پر ہومیو نقطہ نگاہ سے ریسرچ کرنے کی غرض سے حضورؒ کی اجازت سے غانا میں ہی طاہر ہومیو کمپلیکس کا آغاز ہوا۔

☆ ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اجازت سے طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا آغاز 2000ء میں ہوا جس کی تعمیر کے لئے آپؒ نے چھ کنال آٹھ مرلے پر مشتمل قطعہ عنایت فرمایا تھا۔ اس پر تعمیر ہونے والی عمارت بیسمنٹ سمیت چار منزلوں پر مشتمل ہے جس کا کُل رقبہ 58 ہزار مربع فٹ ہے۔ یہ ادارہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرانتظام کام کر رہا ہے۔ یہاں سے صرف ایک سال (2010ء میں) قریباً سوا لاکھ مریضوں نے استفادہ کیا جن میں ایک تہائی سے زائد غیرازجماعت تھے۔ (مختلف خطرناک امراض میں مبتلا مریضوں کی معجزانہ شفا کے چند واقعات بھی اس مضمون کی زینت ہیں)۔ اس ادارہ میں نئی ادویات کی تیاری کے علاوہ وسیع پیمانے پر پروونگ اور تجربات کئے جاتے ہیں۔ ادویات کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے ایک جدید فارمیسی بھی قائم ہے۔ مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب کی زیرنگرانی ڈاکٹروں کی ایک بڑی ٹیم یہاں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

...❁...❁...❁...

تاریخ احمدیت کراچی کا زرّیں ورق

روزنامہ الفضل ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں شائع ہونے والے مکرم محمد محمود طاہر صاحب کے مضمون میں جماعت احمدیہ کراچی کی بعض خدماتِ خلق کا بیان ’’تاریخ احمدیت کراچی‘‘ سے منقول ہے:

☆ 1923ء میں ملکانہ کے علاقہ میں شدّھی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے کی جانے والی تحریک پر جماعت کراچی نے ایک سو روپیہ پیش کیا اور عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کے بکرے بھی ملکانہ میں بھجوانے کا انتظام کیا۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 1942ء میں قادیان کے غرباء کے لئے غلّہ دینے کی تحریک پر بھی کراچی کے احباب نے لبّیک کہا۔

☆ تقسیم ہند کے زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی غیرمسلموں کو امن و حفاظت سے بھارت پہنچانے اور پاکستان آنے والے مہاجرین کی مدد کرنے کی تحریک پر بھی جماعت کراچی نے لبّیک کہا۔ نیز محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کا مٹی کو مہاجرین کی آبادکاری کی عاملہ کی ممبر کی حیثیت سے ملی و قومی خدمات کی توفیق ملی۔

☆ 1956-57ء میں کراچی میں آٹے کی شدید قلّت کے دوران کمشنر کراچی کی درخواست پر جماعت احمدیہ نے وہاں فلور مِل لگائی جس کا افتتاح کمشنر کراچی نے خود کیا۔

☆ 1954ء میں مشرقی پاکستان میں اور 1955ء میں مغربی پاکستان میں آنے والے شدید سیلاب کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر جماعت احمدیہ کراچی نے غیرمعمولی خدمات کی توفیق پائی۔ رضاکاروں کے علاوہ ہزاروں روپے اور پارچات پیش کئے۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر خدام الاحمدیہ کراچی نے ڈسپنسریوں اور لائبریریوں کے قیام کا منصوبہ بنایا۔ جس کے تحت 20 فروری 1958ء کو مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں فضل عمر ڈسپنسری کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعودؓ نے رکھا اور اس کا افتتاح 8 مارچ 1959ء کو چیف کمشنر کراچی نے کیا۔ دارالمطالعہ ناظم آباد کا سنگ بنیاد 22/اپریل 1958ء کو رکھا گیا۔ مسجد احمدیہ گولیمار سے ملحق ڈسپنسری کا سنگ بنیاد 17/اگست 1958ء کو رکھا گیا۔ مارچ 1959ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی نے اپنی ڈسپنسری کی تعمیر شروع کی۔ فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن کی پہلی کلاس احمدیہ ہال میں جنوری 1959ء میں ہوئی۔ بعد ازاں متعدّد کلاسیں ہوئیں اور کئی خدام نے ایمبولینس سرٹیفکیٹس حاصل کرکے مختلف مواقع پر رفاہی خدمات سرانجام دیں۔

مارٹن روڈ فری ڈسپنسری میں مریضوں کی تعداد میں غیرمعمولی اضافہ کے بعد مئی 1959ء میں مزید تین کمرے بذریعہ وقارعمل خدام نے تعمیر کئے۔ اخبار Good Will نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ ایک قابل دید نظارہ تھا کہ یہ نوجوان جن میں بڑے بڑے تاجر، ڈاکٹر، وکیل اور ڈگری کلاسز کے طلباء شامل تھے خدمت خلق کے جوش میں ہر چیز سے بےپرواہ ہوکر مزدوروں کا کام کر رہے تھے۔

☆ 1959ء میں طوفانی بارشوں کے باعث کراچی میں زبردست تباہی آئی جس پر ضلعی مجسٹریٹ کے تحت پچاس خدام رضاکاروں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

☆ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی 1959ء میں قائم ہوئی جس نے احمدیہ ڈسپنسریوں کو جدید آلات سے لیس کرکے مزید فعّال بنانے کے لئے نمایاں کام کیا۔

☆ نامور صحافی اور ادیب علامہ نیاز فتح پوری نے ایک بار لکھا: ’’فضل عمر ڈسپنسری دیکھنے کے بعد کسی کا صرف یہ کہہ دینا کہ اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی بڑا ناقص اعتراف ہے اس عظیم خدمتِ انسانی کا جو یہ ڈسپنسری انجام دے رہی ہے۔ مارٹن روڈ اور گولیمار کے دونوں شفاخانے جنہیں خدامِ جماعت احمدیہ نے واقعۃً اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا ہے۔ جذبۂ خیر، جوشِ عمل اور جسم وروح کی بیداری کی ایسی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن سے غضّ بصر ممکن نہیں۔ ان شفاخانوں کا اصل مقصد خالصۃً للہ انسانی درد و دکھ میں شریک ہونا ہے اور اسی لئے دواؤں کے علاوہ یہاں غذائیں بھی مفت تقسیم کی جاتی ہیں اور دارالمطالعہ بھی قائم کردیا گیا ہے‘‘۔

☆ کراچی کے محترم صفدر علی خانصاحب سیکرٹری جنرل ریڈ کراس پاکستان کو اُن کی خدمات کے صلہ میں صدر ایوب خان نے 23 مارچ 1960ء کو ستارۂ خدمت دیا۔ قبل ازیں 1958ء میں ملکہ الزبتھ نے انہیں ’’آرڈر آف سینٹ جان‘‘ کا خطاب عطا کیا تھا۔

☆ 1960ء میں مشرقی پاکستان میں طوفان زدگان کی امداد کی گئی۔ 1960-61ء میں کراچی میں ہیضہ کی وبا کے دوران احمدیہ ڈسپنسریز میں 300 افراد کو مدافعاتی ٹیکے لگائے گئے۔

☆ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے ہر ہفتہ 700 غریب خاندانوں کو سامانِ خورونوش تقسیم کیا جاتا رہا۔

☆ معذور افراد کے لئے مارٹن روڈ ڈسپنسری میں نومبر 1961ء میں ایک تھراپی سنٹر کا آغاز کیا گیا۔

☆ 30/اگست 1963ء کو مارٹن روڈ لائبریری کا باقاعدہ افتتاح کرتے ہوئے جناب علامہ نیاز فتح پوری نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر تحریک احمدیت کے آغاز سے اس وقت تک ان کی تمام خدمت کا جائزہ لیں جو اس نے خالص اخلاقی نقطہ نظر سے مفاد عامہ کے لئے سرانجام دی ہیں تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ انہوں نے مدارس قائم کئے، شفاخانے تعمیر کروائے، انہوں نے بلاتفریق مذہب وملت طلباء کے لئے وظائف مقرر کئے، غربا و مساکین کا مفت علاج کیا۔ یتامیٰ کی کفالت کی۔ بیواؤں کے دکھ درد میں شریک ہوئے اور ان کی گرانقدر خدمات وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہیں‘‘۔

☆ 1973ء میں پاکستان میں شدید سیلاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک پر لجنہ کراچی نے گیارہ ہزار روپے نقد، پانچ ہزار سوٹ اور پانچ سو گرم کپڑوں کے علاوہ اشیاء خورونوش کثیر مقدار میں پیش کیں۔ نیز ٹھٹھہ کے حفاظتی بند پر 87 خدام نے تین دن رات مسلسل کام کرکے ایک شگاف کو پُر کیا۔ ان خدام کے انٹرویوز ریڈیو پاکستان پر نشر ہوئے۔

☆ 25/مارچ 1973ء کو لیاری میں میونسپل کارپوریشن کی نگرانی میں شاندار وقارعمل ہوا جس میں 594 خدام 50 انصار اور 70 اطفال شریک ہوئے۔ اس وقارعمل کی خبریں اخبارات ’جنگ‘، ’آغاز‘ اور ’امن‘ میں شائع ہوئیں اور ریڈیو پاکستان سے بھی نشر ہوئیں۔

☆ جون 1977ء میں کراچی کے بعض علاقے زیرآب آگئے تو خدام نے لجنہ کی مدد سے نقدی اور لحاف کے علاوہ تین دن تک کھانا پکا کر تقسیم کیا۔ نیز 10 جولائی کو 38 خدام نے ایک بند میں پڑ جانے والے شگاف کو مسلسل 7 گھنٹے کام کرکے پُر کیا۔

☆ 1984ء میں کراچی کی طوفانی بارشوں کے بعد جماعت احمدیہ نے غیرمعمولی خدمت کی توفیق پائی۔

☆ کراچی اور اندرونِ سندھ فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد آجکل جماعت کراچی اور فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کی ایک مستقل خدمت ہے۔ ان کیمپس میں ہر سال سینکڑوں ڈاکٹر لاکھوں مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر سال خون کی سینکڑوں بوتلیں بھی عطیہ کی جاتی ہیں۔

☆ صدسالہ جشن تشکّر کے موقع پر جماعت کراچی نے عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر آئی ہسپتال (گلشن اقبال کراچی) کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت بھی پائی۔ یہاں آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا علاج نیز Cataract سرجری اور کارنیا کی پیوندکاری بھی کی جارہی ہے۔

...❁...❁...❁...

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
April 28, 2017 – May 04, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday April 28, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-Ankaboot, verse 46, Surah Ar-Room, verse 31.
00:40	Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
01:15	IAAAE Symposium: Recorded on May 02, 2015.
01:50	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:30	Spanish Service
03:00	Pushto Muzakarah
03:35	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anaam, verses 154-166 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 85, recorded on October 11, 1995.
04:40	Islami Mahino Ka Ta'aruf
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 92.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 38.
07:00	Jamia UK Sports Day Address: Recorded on May 02, 2015.
07:45	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on April 22, 2017.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat [R]
13:50	Seerat-un-Nabi
14:35	Shotter Shondane: Rec. January 25, 2014.
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Jamia UK Sports Day Address [R]
19:15	In His Own Words [R]
19:50	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
20:20	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday April 29, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:05	Jamia UK Sports Day Address
01:50	Islami Mahino Ka Ta'aruf
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 114.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'steadfastness'.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 30.
07:00	Jalsa Salana UK Concluding Address: Recorded on August 31, 2014.
08:15	International Jama'at News
08:45	Story Time: Programme no. 62.
09:05	Question And Answer Session: Session with Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Rec. September 14, 1990.
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on April 28, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Concluding Address [R]
19:35	Faith Matters: Programme no. 165.
20:40	International Jama'at News [R]
21:15	Rah-e-Huda [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday April 30, 2017

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:10	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana UK Concluding Address
02:45	Story Time
03:05	Friday Sermon
04:15	Maidane Amal Ki Kahani
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 115.
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 38.
06:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class: Recorded on November 16, 2014.
07:45	Faith Matters: Programme no. 165.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on March 01, 1998.
10:05	Indonesian service
11:10	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on April 21, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 28, 2017.
14:05	Shotter Shondhane: Rec. January 25, 2014.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
16:20	Qur'an Sab Se Acha
17:00	Kids Time: Programme no. 36.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
19:30	Beacon of Truth
20:30	Ashab-e-Ahmad
21:00	Qur'an Sab Se Acha [R]
21:40	Friday Sermon [R]
22:45	Question And Answer Session [R]

Monday May 01, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class
02:20	Ashab-e-Ahmad
02:50	Friday Sermon
04:10	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 116.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 30.
06:50	Inauguration Of Mansoor Mosque: Recorded on May 23, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Sach Toh Ye Hai
09:10	Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 15, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on November 25, 2016.
11:00	Jalsa Salana Speeches
11:40	Hamari Taleem
12:00	Tilawat [R]
12:15	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on June 03, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Speeches [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on April 29, 2017.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Mansoor Mosque [R]
19:30	Somali Service
20:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:10	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday May 02, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:10	Inauguration Of Mansoor Mosque
02:20	Kids Time
02:50	Friday Sermon
03:55	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:20	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 117.
06:00	Tilawat: Surah Al-Mujaadalah, verses 1-23.
06:10	Dars-e-Malfoozat
06:20	Yassarnal Quran: Lesson no. 39.
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class: Recorded on November 16, 2014.
08:15	Kasre Saleeb
08:55	Question & Answer Session: Recorded on March 01, 1998.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 165.
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:35	Noor-e-Mustafwi
16:45	Kasre Saleeb [R]
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
20:25	The Bigger Picture: Rec. January 05, 2015.
21:15	Art Class
21:45	Faith Matters [R]
22:50	Question And Answer Session

Wednesday May 03, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class
02:25	Kasre Saleeb
03:00	In His Own Words
03:35	Story Time
03:55	Philosophy Of The Teaching Of Islam
04:15	Noor-e-Mustafwi
04:30	Art Class
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 118.
06:00	Tilawat
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 30.
07:00	Ansurallah Ijtema UK Address: Rec. October 19, 2014.
08:25	In His Own Words
09:05	Urdu Question And Answer Session: Rec. September 14, 1990.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 22, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40	Kids Time: Prog. no. 36.
16:25	Faith Matters: Programme no. 164.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Ansurallah Ijtema UK Address [R]
19:45	French Service
20:25	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Kids Time [R]
21:30	Memories Of Jalsa Salana Rabwah
22:05	Friday Sermon: Recorded on April 22, 2011.
23:05	Intikhab-e-Sukhan: Rec. April 29, 2017.

Thursday May 04, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:50	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Ansurallah Ijtema UK Address
02:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:45	Faith Matters
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 119.
06:05	Tilawat
06:25	Dars-e-Malfoozat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 32.
07:00	IAAAE Symposium: Recorded on May 02, 2015.
07:35	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
08:00	In His Own Words
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Anaam, verses 154-166 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 85, recorded on October 11, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:10	Japanese Service
11:25	Roots To Branches
12:00	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on April 28, 2017.
15:05	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
15:40	Islami Mahino Ka Ta'aruf
16:00	Persian Service
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal [R]
21:00	Roots To Branches
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:40	Islami Mahino Ka Ta'aruf
23:10	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 28 April , 2017 | Issue No. 17

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2017ء

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔تقریب آمین۔مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے لئے شہر Waldshut-Tiengen میں حضورانور کا ورودمسعوداور والہانہ استقبال۔مسجد کے افتتاح کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی اور دعا۔صوبائی ٹی وی SWR Freiburg کی جرنلسٹ کوانٹرویو۔مسجد بیت العافیت کی تقریب افتتاح۔لارڈ میئر کی نمائندہ اور قصبہ Lorrah کے میئر کے ایڈریسز۔

❁..... ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام قوموں میں تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء آئے ، وہ فرستادے اور نیک لوگ آئے جنہوں نے مذہب کو قائم کیا۔پس جب سب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ ایک دوسرے سے جنگیں کرو،لڑائیاں کرو۔..... ❁..... ایک حقیقی مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد اس کی طرف منسوب ہوسکتا ہے یا کسی قسم کے فتنہ اور فساد کرنے کا اسے خیال آسکتا ہے۔..... ❁..... مذاہب فتنے پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے۔مذاہب کے بانی اور ہر نبی محبت اور پیار پھیلانے کے لئے آئے تھے۔اس خدا کی طرف سے آئے تھے جو اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔..... ❁..... اللہ تعالیٰ کی صفت عافیت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم احمدی جو اس علاقہ میں رہتے ہیں اس شہر کے ہر باسی اور خاص طور پر ہمسایوں کو اپنی طرف سے جس حد تک عافیت میں رکھ سکتے ہیں، حفاظت میں رکھ سکتے ہیں، ان کی حفاظت کریں اور کبھی بھی ہمارے سے ان کو کوئی شر نہ پہنچے۔..... ❁..... آج اگر دنیا کو ضرورت ہے تو پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔اُس نعرہ کی ضرورت ہے جو ہم لگاتے ہیں کہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔

(مسجد بیت العافیت کی تقریبِ افتتاح میں حضورانور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

ریڈیو چینل SWR4 کی جرنلسٹ کوانٹرویو۔

❁..... خلیفہ کے چہرے پر مستقل مسکراہٹ ہے اور پیار جھلک رہا ہے۔مجھے خلیفہ کے چہرے میں خدا نظر آتا ہے۔..... ❁..... مَیں آج اسلام اور اس کی تعلیمات کی بالکل مختلف تصویر لے کر جارہا ہوں۔..... ❁..... خلیفۃ المسیح کے چہرہ سے روحانیت ظاہر ہورہی ہے۔خلیفۃ المسیح کا خطاب ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔

❁..... ایک چھوٹی سی جماعت کی چھوٹی سی مسجد کے افتتاح کے لئے اتنا بڑا مقام رکھنے والا شخص شامل ہوا ہے۔یہ بات آپ کے خلیفہ کے مقام کی شان کو بلند کرتی ہے اور ان کا اپنی جماعت سے پیار اور شفقت کا اظہار ہوتا ہے۔..... ❁..... جماعت احمدیہ کے ذریعہ مجھے حقیقی اسلام کا تعارف حاصل ہوا جو ٹی وی میں نفرت اور تشدد والے اسلام کے بالکل برعکس ہے اور یہاں سے مجھے اَمن اور محبت ملی ہے۔

(مسجد بیت العافیت کی تقریبِ افتتاح میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب میں شہر کے میئر اور ممبران پارلیمنٹ کے ایڈریسز۔

جماعت احمدیہ کی اَمن پسندی اور رواداری پر خراج تحسین اور مسجد کی تعمیر پر نیک خواہشات کا اظہار۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9اپریل 2017ء بروزاتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔آج صبح کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 143احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ فیملیز جرمنی کی 35 مختلف جماعتوں سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ان میں سے بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت کے حصول کے لئے آئی تھیں۔

Waiblingin سے آنے والے دو صد تیس کلومیٹر، Recklinghausen سے آنے والے 240 کلومیٹر، Munster سے آنے والے 260 کلومیٹر اور Balingen سے آنے والے 280 کلومیٹر، Hannover سے آنے والی فیملیز 340 کلومیٹر، Leipzig سے آنے والے احباب 380 کلومیٹر، Oldenburg اور Delmenhorst سے آنے والی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں